نُورُ الهُدیٰ فِی اعتِکافِ النِّسَاء

یعنی:

خواتین کے اعتکاف کے مسائل

مصنف

مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

نظرِ ثانی:

مفتی محمد نوید رضا عطاری مدنی

پیشکش: مجلسِ افتاء (دعوتِ اسلامی)

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	پیشِ لفظ	10
	اعتکاف کی اہمیت، ثواب اور مقاصد وغیرہ	
2	اعتکاف قدیم عبادت	12
3	اعتکاف سنت نبوی	13
4	اعتکاف ثواب کا خزانہ اور ذریعہ نجات	13
5	اعتکاف کے فوائد و مقاصد	14
6	اعتکاف اور روحانیت	15
7	معتکف اور بارگاہِ خداوندی	16
	اعتکاف کی تعریف، شرائط اور اقسام	
8	اعتکاف کا لغوی و شرعی معنیٰ	17
9	اعتکاف کی شرائط	17
10	اعتکاف کی اقسام	18
	مسجدِ بیت سے متعلق ضروری مسائل و احکام	
11	مسجدِ بیت (گھریلو مسجد) کسے کہتے ہیں؟	19

19	مسجدِ بیت بنانا سنت ہے	12
20	ازواجِ مطہرات نے مسجدِ بیت میں اعتکاف کیا	13
21	کیا عورت کا اعتکاف مسجدِ بیت کے علاوہ درست نہیں؟	14
21	گھر میں ایک سے زائد مسجدِ بیت بنانا	15
22	مسجدِ بیت میں اضافہ کرنا	16
22	پورے کمرے کو مسجدِ بیت بنانا	17
22	اٹیچ باتھ کو مسجدِ بیت میں شامل کرنا	18
23	کرایہ کے مکان میں مسجدِ بیت بنانا	19
23	کیا مسجدِ بیت کے لئے تمام گھر والوں کو الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے؟	20
23	مسجدِ بیت میں کھانا پینا، سونا اور اسے گھریلو ضروریات میں استعمال کرنا	21
24	مسجدِ بیت میں خرید و فروخت کا حکم	22
24	ناپاک شخص کا مسجدِ بیت میں داخل ہونا	23
24	مسجدِ بیت کو تبدیل کرنا	24
25	مسجدِ بیت والے گھر کو بیچنا	25
25	وقف شدہ مسجد اور مسجدِ بیت کے ثواب میں فرق	26
	اعتکاف کرتے وقت پیش آنے والے مسائل	
26	گھر میں مسجدِ بیت نہ ہو تو اعتکاف کا حکم	27

28	عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا	27
29	کرایہ کے گھر میں اعتکاف کرنا	27
30	خواتین کا مِل کر مدرسہ میں اعتکاف کرنا	28
31	کسی اور کے گھر جا کر اعتکاف کرنا	28
32	گھر کی ایک سے زائد خواتین کا ایک جگہ اعتکاف کرنا	28
33	سنت اعتکاف میں بیٹھنے کا وقت	28
34	اعتکاف میں نیت کی ضرورت اور اس کا طریقہ	29
35	ثواب بڑھانے کے لئے مزید نیتیں	29
36	نیت کرتے وقت پہلے سے کچھ وقت کا استثنا کر لینا	30
37	حیض و نفاس والی کا اعتکاف کرنا	31
38	غروبِ آفتاب کے بعد پاک ہونے والی کا اعتکاف کرنا	32
39	اعتکاف کے لئے مانعِ حیض دوا کھانا	32
40	استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کرنا	33
41	معذورِ شرعی عورت کا اعتکاف کرنا	34
42	عدت والی کا اعتکاف کرنا	35
43	20 رمضان یا پہلے روزے نہ رکھے تو اعتکاف کا حکم	35
44	کنواری عورت کا اعتکاف کرنا	36

45	شادی شدہ عورت کا شوہر سے اجازت لینا	36
46	منت کے اعتکاف سے شوہر نے منع کر دیا، تو حکم	36
47	اجازت کے بعد شوہر کا اعتکاف سے منع کرنا	37
48	کیا شوہر پر اعتکاف کی اجازت دینا لازم ہے؟	37
	دورانِ اعتکاف پیش آنے والے مسائل	
49	بلا حاجت مسجدِ بیت سے نکلنا	38
50	مسجدِ بیت سے نکل کر گھر ہی میں رہنے سے اعتکاف کا حکم	38
51	بھول کر مسجدِ بیت سے نکلنا	39
52	بھول کر ایک قدم باہر رکھنے کا حکم	39
53	کسی کے زبردستی نکالنے پر اعتکاف کا حکم	40
54	اعتکاف سے نکلنے کے اعذار	40
55	نوافل یا تلاوتِ قرآن کے لئے وضو کرنے جانا	41
56	قریب والا واش روم چھوڑ کر دوسرے میں جانا	41
57	وضو کے لئے جانے کے بعد گفتگو میں مشغول ہو جانا	41
58	بضرورت نکلنے کے بعد چلنے کا انداز	42
59	فرض غسل کے علاوہ غسل کے لئے مسجدِ بیت سے نکلنا	42
60	کھانے کے بعد ہاتھ منہ صاف کرنے جانا	43

61	اٹیچ باتھ میں غسل اور ہاتھ منہ دھونے جانا	44
62	مسجدِ بیت سے سر باہر نکال کر دھونا	44
63	سحری و افطاری لینے کے لئے جانا	44
64	اعتکاف میں پردہ لگانا	45
65	دورانِ اعتکاف چہرہ چھپا کر رکھنا	46
66	چارپائی یا بیڈ پر سونا	46
67	اعتکاف میں خاموشی اختیار کرنا	47
68	مسجدِ بیت میں بغیر وضو ٹھہرنا	47
69	دورانِ اعتکاف اپنے پاس موبائل رکھنا	48
70	دورانِ اعتکاف دعائے خیر یا نکاح کرنا	48
71	دورانِ اعتکاف خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا	48
72	دورانِ اعتکاف کن کاموں میں وقت گزاریں؟	49
73	دورانِ اعتکاف گھر کے کاموں میں حصہ لینا	50
74	اعتکاف میں درسِ نظامی کی کلاس لینا	50
75	اعتکاف میں سینے پرونے کا کام کرنا	50
76	کھانے کے بعد چہل قدمی کرنا	51
77	مسجدِ بیت میں کپڑے تبدیل کرنا اور خوشبو یا تیل لگانا	51

78	دورانِ اعتکاف گھر کے افراد سے پردہ اور ان سے ملنے کا حکم	51
79	دورانِ اعتکاف شوہر سے ملنا اور بات چیت کرنا	52
80	دورانِ اعتکاف بچوں کو ٹیوشن پڑھانا	52
81	دورانِ اعتکاف بچے کو دودھ پلانا	53
82	اعتکاف میں بچے کو ساتھ رکھنا	53
83	گھر والوں کے ساتھ سحری، افطاری کرنے کے لئے نکلنا	53
84	گھر کے افراد کا اعتکاف والی کے پاس سحری و افطاری کرنا	53
85	ماہواری آجانے سے اعتکاف کا حکم	54
86	احتلام ہو جانے سے اعتکاف کا حکم	54
87	نماز قضا ہو گئی تو اعتکاف کا حکم	54
88	روزے میں بھول کر کھالیا تو اعتکاف کا حکم	55
89	روزہ توڑ دیا تو اعتکاف کا حکم	55
90	غلطی سے سحری میں دیر یا افطاری میں جلدی کرنے سے اعتکاف کا حکم	56
91	سنت اعتکاف کب پورا ہو گا؟	56
	اعتکاف توڑنے کی جائز صورتیں	
92	بیماری کی وجہ سے اعتکاف توڑنا	57
93	گھر میں کسی حادثہ کی وجہ سے اعتکاف توڑنا	57

94	اعتکاف والی جگہ گر جانے کی وجہ سے اعتکاف توڑنا	57
	نفلی اعتکاف کے مسائل	
95	مسجدِ بیت میں نفل اعتکاف کے احکام	58
96	رمضان کے علاوہ نفل اعتکاف کرنا	58
97	پورے رمضان کا اعتکاف کرنا	58
98	ستائیسویں رمضان کے اعتکاف کا حکم	59
	اعتکاف کی قضا کے مسائل	
99	سنت اعتکاف ٹوٹنے پر کیا بقیہ ایام وہاں گزارنا ضروری ہے؟	59
100	اعتکاف ٹوٹنے پر توبہ کا طریقہ	60
102	سنت اعتکاف کی قضا کا طریقہ	60
103	اعتکاف کی قضا میں روزہ کس نیت سے رکھنا ہو گا؟	61
104	عذر کی وجہ سے اعتکاف ٹوٹا تو قضا کا حکم	62
105	اعتکاف کا فدیہ	63
106	نفل اعتکاف کی قضا کا حکم	64
	متفرق اَحکام	
107	کیا اعتکاف سے کبیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں؟	64
108	اعتکاف کا ثواب مرحومین کو ایصال کرنا	65

109	اپنے اعتکاف کا کسی کو نائب بنانا	66
110	اعتکاف کے اختتام پر عورت کو پھولوں کے ہار ڈالنا	66
	مخصوص نوافل کے فضائل اور احکام	
111	تَحِیَّۃُ الْوُضُو	66
112	صَلٰوۃُ اللَّیل	67
113	صَلٰوۃُ التَّھَجُّد	67
114	نمازِ اشراق	68
115	نمازِ چاشت	68
116	صَلٰوۃُ الْاَوَّابِین	69
117	صَلٰوۃُ التَّسْبِیح	70
118	صَلٰوۃُ الْحَاجَات	71
119	صَلٰوۃُ التَّوْبَۃ	72
120	**ماخذ و مراجع**	73

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پیشِ لفظ:

اللہ جلّ شانہ نے مَردوں کی طرح خواتین کو بھی احکامِ شرع کا مکلف بنایا ہے، قرآن و حدیث میں بیان کردہ عمومی احکام مرد و عورت دونوں کے لئے ہیں، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ عبادات مردوں پر فرض ہیں، تو خواتین پر بھی فرض ہیں، بلکہ کئی مقامات پر تو خاص خواتین کو مخاطب کر کے احکامِ دینیہ کی تعلیم ارشاد فرمائی گئی ہے، لہٰذا دونوں میں سے ہر ایک پر لازم ہے کہ وہ احکامِ شرع کی پاسداری کرے اور ان میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔

پھر یہ بات واضح ہے کہ احکامِ شرع میں عبادات کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور عبادت کی کما حقہ ادائیگی اسی وقت ممکن ہے جب اس عبادت کا طریقہ اور اس سے متعلقہ مسائل کا علم ہو گا، بلکہ بعض عبادات تو ایسی ہیں کہ ان میں بے حد احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، ذرا سی بے احتیاطی و لاپرواہی کے سبب وہ عبادت ہی باطل اور کالعدم شمار ہوتی ہے۔ انہیں عبادات میں سے ایک عظیم الشان عبادت اعتکاف ہے، کہ اس میں بھی ادنیٰ سی کوتاہی عبادت کو ضائع کر دیتی ہے اور نہ صرف یہ بلکہ ایسا کرنے والا خود بھی گنہگار اور اپنے خالق و مالک عزوجل کی بارگاہ میں مجرم قرار پاتا ہے۔ اور خاص طور پر خواتین کے حق میں تو اعتکاف کے مسائل کی اہمیت یوں بھی بڑھ جاتی ہے کہ انہوں نے مسجد کے بجائے گھر ہی میں اعتکاف کرنا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے پیش آمدہ مسائل کی بروقت رہنمائی حاصل کرنا ان کے لئے مردوں کے مقابلہ میں قدرے مشکل ہوتا ہے۔

اس صورتِ حال کے پیشِ نظر مفتی اہلسنت، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا

خواتین کے اعتکاف کے مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری مدظلہ العالی نے اعتکاف سے متعلق عورتوں کو پیش آنے والے مسائل پر کام کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس پر کام شروع کیا گیا، جو بِحَمْدِہٖ تعَالٰی پایہ تکمیل تک پہنچا اور اب آپ کے سامنے "نُوْرُ الْھُدٰی فِي اِعْتِكَافِ النِّسَاء" کے نام سے کتابی صورت میں موجود ہے، جس کا اردو نام " خواتین کے اعتکاف کے مسائل "رکھا گیا ہے۔

یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے، شروع میں اعتکاف کی اہمیت اور بنیادی باتیں، پھر شرعی مسائل اور آخر میں مخصوص نوافل کے فضائل اور ان کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں آسانی کے پیشِ نظر مسائل کو سوال و جواب کی صورت میں بیان کر کے ان کے جزئیات بھی شامل کیے گئے ہیں، تاکہ عام افراد کی طرح اہلِ علم کے لئے بھی یکساں مفید ثابت ہو۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس ادنٰی سی کاوش کو قبول فرما کر اسے امت کے لئے نفع بخش بنائے اور اس کا ثواب امتِ مسلمہ بالخصوص میرے والدِ محترم کو پہنچائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد فرحان افضل عطاری

دار الافتاء اہلسنت (راولپنڈی)

17.02.2025

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پر وحی نازل فرمائی: اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اس سے زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تمہارا کلام تمہاری زبان سے، تمہارے دل کے خیالات تمہارے دل سے، تمہاری روح تمہارے بدن سے اور تمہاری بصارت کا نور تمہاری آنکھوں سے قریب ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں اے میرے رب عزوجل! اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا: تو پھر محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی اہمیت، ثواب اور مقاصد وغیرہ

اعتکاف ماہِ رمضان المبارک کی اہم ترین عبادت ہے، اس کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کا انتہائی قرب حاصل کر سکتا ہے، اس مناسبت سے یہاں چند چیزیں بیان کی جا رہی ہیں، جس سے اس کی اہمیت خوب واضح ہو گی۔

اعتکاف قدیم عبادت:

اعتکاف ایسی عبادت ہے، جو پچھلی امتوں میں بھی موجود تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ﴾

1...(حلیۃ الاولیاء، ج6، ص32، دار الکتاب العربی، بیروت)

ترجمہ: اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو۔(1)

اعتکاف سنتِ نبوی:

اعتکاف پیارے آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت بھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پورے مہینے کا بھی اعتکاف فرمایا(2) اور رمضان المبارک کے آخری دس دن کا تو بہت زیادہ اہتمام تھا، یہاں تک کہ ایک دفعہ کسی خاص عذر کی وجہ سے رمضان المبارک کا اعتکاف نہ کر سکے، تو شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔(3) ایک مرتبہ سفر کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اعتکاف رہ گیا، تو اگلے سال رمضان شریف میں بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔(4)

اعتکاف ثواب کا خزانہ اور ذریعہ نجات:

اعتکاف بہت بڑے ثواب کا خزانہ ہے۔ چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کیا، تو گویا اس نے دو حج اور دو عمرے کیے۔(5)
مزید ایک حدیث میں ہے: اعتکاف کرنے والا گناہوں سے رُکا رہتا ہے اور اسے اتنی ہی نیکیاں عطا کی جاتی ہیں، جتنی نیک عمل کرنے والے کو ملتی ہیں۔(6) یعنی اعتکاف سے باہر بندہ جو نیکیاں کرتا تھا، جیسے مریض کی عیادت کے لئے جانا وغیرہ، تو اگرچہ اعتکاف کی وجہ سے انہیں انجام نہیں دے

1...(پارہ 1، سورۃ البقرہ: 125)
2...(مشکوۃ، ج 1، ص 644، حدیث 2086، المکتب الاسلامی، بیروت)
3...(بخاری، ج 3، ص 51، حدیث 2041، دار طوق النجاۃ)
4...(مسند احمد، ج 35، ص 199، حدیث 21277، مؤسسۃ الرسالہ)
5...(شعب الایمان، ج 5، ص 436، حدیث: 3680، مکتبۃ الرشد)
6...(سننِ ابنِ ماجہ، ج 1، ص 567، حدیث: 1781، دار احیاء الکتب)

پائے گا، لیکن اس کے باوجود وہ نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی رہیں گی۔

یونہی اعتکاف ذریعہ نجات بھی ہے۔ چنانچہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ رب العزت کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے، تو اللہ تعالی اُس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ کر دیتا ہے، ہر خندق مشرق سے مغرب کے درمیانی فاصلے سے زیادہ لمبی ہے۔(1) **مزید ایک اور حدیث میں ہے:** جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(2)

اعتکاف کے فوائد و مقاصد:

اعتکاف کا بہت بڑا مقصد اور فائدہ تو گناہوں سے دوری اور عبادت میں مشغولی ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں بھی اس جانب اشارہ کیا گیا ہے۔(3) لہٰذا معتکف یہ ذہن میں رکھے کہ اعتکاف کا سب سے بنیادی مقصد اپنے آپ کو عباداتِ الٰہی، نوافل، تلاوت، ذکر، درود اور مجاہدہ و مراقبہ میں مشغول رکھنا اور یادِ الٰہی سے غافل کرنے والے ہر عمل سے خود کو دور کرلینا ہے، جسے قرآنی الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں: ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا﴾ ترجمہ: اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو۔(4) گویا اعتکاف میں انسان تمام مخلوق سے بطورِ خاص قلبی قلبی اور حتی الامکان ظاہری تعلق ختم کر کے اپنے خالق ومالک سے رابطہ جوڑ لے۔ اس سارے عمل کا نتیجہ یہ ہو کہ معتکف کے دل میں محبتِ الٰہی پیدا ہو، تلاوتِ قرآن کی حلاوت نصیب ہو، فکرِ

1...(شعب الایمان، ج5، ص435، حدیث: 3679، مکتبۃ الرشد)
2...(جامع صغیر مع التیسیر، ج2، ص401، مکتبۃ الامام الشافعی)
3...(ابن ماجہ، ج1، ص567، حدیث: 1781، دار احیاء الکتب)
4...(پارہ 29، سورۃ المزمل: 08)

آخرت بیدار ہو، نمازوں کا شوق بڑھے ، فضول گوئی کی جگہ خاموشی آجائے اور خاموشی سے زیادہ تلاوت وذکر ودرود وسلام کی کثرت معمول بن جائے، ضروری دینی علم حاصل ہو، عبادت کا مستقل شوق پیدا ہو اور دل گناہوں سے بیزار ہو جائے۔

اعتکاف اور روحانیت:

اعتکاف روحانیت کا خزانہ اور باطن میں انقلاب برپا کرنے والی عبادت ہے۔ زمانۂ اعتکاف میں خدا سے قلبی وروحانی تعلق جوڑنا بہت آسان ہے۔ دورانِ اعتکاف تہجد ، اِشراق ، چاشت، اَوّابین، صلوٰۃ التوبہ ،نوافلِ وضو، تحیۃ المسجد، تراویح، مراقبہ ، تلاوت، تسبیحات اور مسنون اوراد و وَظائف میں مشغول رہنے، نیز صبح وشام کی مسنون دعائیں مانگنے کی سعادت، قلب وروح کی صفائی میں نہایت مُؤثِّر ہے۔ رات کا سجود و قیام، دن کی حالتِ صیام، نمازوں کے بعد تلاوت کا اہتمام، اکثر اوقات میں تسبیح و درود کا اِلتزام ،گریہ نیم شبی اور آہِ سحر گاہی کی دولت اِن دنوں میں بآسانی حاصل ہو جاتی ہے۔ اعتکاف حقیقت میں خلوت (گوشہ نشینی) کی ایک صورت ہے ، اسی خلوت کے لیے بزرگانِ دین نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ جنگلوں، پہاڑوں اور ویرانوں میں گزارا۔ یہ خلوت بذاتِ خود مقصود نہیں، لیکن بہت سے فوائد اِسی خلوت پر مدار رکھتے ہیں۔ ہمارے کثرتِ کار اور افراتفری کے زمانے میں عمومی طور پر طویل خلوت نہیں ملتی، لیکن اعتکاف کی صورت میں یہ نعمت کچھ دنوں کے لیے نصیب ہو جاتی ہے اور اِس طرح عبادت و تلاوت و ذکر و درود اور اُمورِ آخرت کی فکر کے لیے تنہائی میسر آتی ہے ، نیز گناہوں سے دور رہنے کا موقع ملتا ہے۔ معتکِف لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی برائی، بداخلاقی اور لڑائی جھگڑے سے بچا رہتا ہے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہتے ہیں، یوں معتکف حقوق العباد ضائع کرنے سے بچ جاتا ہے۔

عبادت میں خشوع ، یکسوئی اور ”توجُّه الی الله“ نہایت مفید اورعبادت کے بنیادی مطلوب آداب میں سے ہیں، اعتکاف کی صورت میں جو خلوت نصیب ہوتی ہے اُس میں کامل توجہ اور مکمل اِنہاک والے آداب بجالانا آسان ہوتا ہے ، مزید بر آں ، اعتکاف میں عام زندگی کی جلوتوں سے زیادہ عبادت کا وقت ملتا ہے اور یہ مسلسل محنت، عبادت پر اِستقامت کا ذریعہ بنتی ہے۔

مُعتکِف اور بارگاہِ خداوندی:

حضرت عطاء خراسانی علیہ رحمۃ اللہ الباقی فرماتے ہیں: اعتکاف کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے اپنے آپ کو اللہ تعالی کی بارگاہ میں لاکر کھڑا دیا ہو اور کہے کہ اے میرے مالک عزوجل! میں اس وقت تک یہاں سے نہیں ہٹوں گا، جب تک تو مجھے بخش نہیں دیتا۔[1] **مزید فرماتے ہیں:** اعتکاف کرنے والے کی مثال احرام باندھنے والے کی طرح ہے جس نے اپنے آپ کو رحمٰن عزوجل کی بارگاہ میں پیش کر دیا ہو اور کہے: بخدا! میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا، جب تک تو مجھ پر رحم نہیں فرمائے گا۔[2]

خلاصہ کلام:

الغرض اعتکاف بے شمار خوبیوں اور فوائد کا جامع ہے، مسلمان کے لئے تو محض اتنی بات ہی کافی ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے، یہ تصور ہی ذوق افزا ہے کہ میں تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنت ادا کر رہا/ رہی ہوں۔ لہذا ممکنہ صورت میں ہر برس ہی ورنہ زندگی میں کم از کم ایک بار تو رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کر ہی لینا چاہیے۔

1...... (بدائع الصنائع، ج2، ص108، دار الکتب العلمیہ)

2...... (تفسیرِ درِمنثور، ج1، ص486، دار الفکر، بیروت)

اعتکاف کی تعریف، شرائط اور اقسام

اعتکاف کے فوائد و مقاصد وغیرہ کی معلومات کے ساتھ ساتھ اس کی بنیادی ضروری چیزیں جاننا بھی ضروری ہے، لہٰذا اب اعتکاف کی تعریف، اقسام اور شرائط بیان کی جارہی ہیں۔

اعتکاف کا لغوی معنٰی:

اعتکاف کا لغوی معنیٰ ہے کسی جگہ ٹھہر کر اپنے آپ کو روکے رکھنا۔[1] مطلب یہ کہ معتکف **اللہ ربُّ العزّت** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ عظمت میں اُس کی عبادت پر کمربستہ ہو کر ایک جگہ ٹھہر کر اپنے آپ کو روکے رکھتا ہے۔ اس کی یہی دُھن ہوتی ہے کہ کسی طرح اس کا پَروردگار عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو جائے۔

اعتکاف کے شرعی معنٰی:

شرعی نقطہ نظر سے مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے ٹھہرنا اعتکاف ہے۔[2]

اعتکاف کی شرائط: اس کی شرائط یہ ہیں:

(1) مسلمان ہونا

(2) عاقل ہونا

(3) جنابت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا

(4) نیت ہونا

(5) واجب و سنت مؤکدہ اعتکاف کے لئے روزہ بھی شرط ہے۔ اعتکاف کے لئے بالغ ہونا

1...۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج2، ص440، دارالفکر، بیروت)

2...۔ (مفردات امام راغب، ص579، دارالقلم، بیروت)

شرط نہیں، کہ نابالغ سمجھدار بھی اعتکاف کر سکتا ہے۔[1]

اعتکاف کی اقسام:

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

(1)واجب: اعتکاف کی منت مانی، مثلاً: زبان سے کہا: اللہ عزوجل کے لیے میں فلاں دن یا اتنے دن کا اعتکاف کروں گا / کروں گی۔ تو اب جتنے دن کا کہا ہے اتنے دن کا اعتکاف کرنا واجب ہو گیا۔ **یاد رہے!** زبان سے منت کے الفاظ بولے بغیر محض دل میں ارادے سے اعتکاف واجب نہ ہو گا۔

(2)سنت: رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنتِ مؤکّدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر سب ترک کریں تو تمام سے مطالبہ ہو گا اور شہر میں ایک نے بھی کر لیا تو سب بری ءالذمہ یعنی ذمہ داری پوری کرنے والے قرار پائیں گے۔

(3)ان دو کے علاوہ جو بھی اعتکاف کیا جائے، وہ مستحب و سنتِ غیر مؤکدہ ہے۔ اس کے لیے روزہ شرط نہیں اور نہ ہی کوئی خاص وقت مقرر ہے، بلکہ جب مسجد میں اعتکاف کی نیت کی، جب تک مسجد میں ہے، معتکف ہے، چلا آیا، اعتکاف ختم ہو گیا۔[2]

مسجدِ بیت سے متعلق ضروری مسائل و احکام

عورت نے چونکہ مسجدِ بیت (یعنی گھر کی مسجد) ہی میں اعتکاف کرنا ہوتا ہے، لہٰذا یہاں مسجدِ بیت کی تفصیل اور چند ضروری احکام بیان کیے جا رہے ہیں۔

1...(عالمگیری، ج1، ص211، دارالفکر۔ بہارِ شریعت، ج1، ص1022، مکتبۃ المدینہ)

2...(درمختار، ج2، ص441، دارالفکر، بیروت)

سوال 1: ”مسجدِ بیت“ کسے کہتے ہیں؟

جواب: گھر میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر کی جائے اُسے مسجدِ بیت کہتے ہیں۔

محیطِ برہانی میں ہے:”یرید به الموضع المعد للصلاۃ“ترجمہ:مسجدِ بیت سے مرادوہ جگہ ہے،جو گھر میں نماز کے لئے مقرر کی جائے۔[1]

سوال 2: کیا”مسجدِ بیت“ بنانا سنت ہے؟

جواب:”مسجد بیت“ بنانا یعنی اپنے گھر کے اندر نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر (Fix) کر لینا سنتِ انبیاء بھی ہے اور سنتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی۔اللہ پاک کے سب سے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکان عالی شان کے اندر بھی مسجد بیت تھی،مزید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بنانے اور اسے پاک صاف رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ہے، جو اس کی فضیلت کے لیے کافی ہے،لہذا ہر گھر میں مسجدِ بیت ضرور ہونی چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ مسجد بیت دوسری جگہ کی بنسبت قدرے اونچی ہو۔

اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے:﴿وَاجْعَلُوا بُیُوتَكُمْ قِبْلَةً﴾ ترجمہ:اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ کرو۔[2] اس آیت کے تحت تفسیرِ صراط الجنان میں ہے:” اس آیت سے پانچ باتیں معلوم ہوئیں:۔۔ (2)رہنے سہنے کے گھروں میں گھریلو مسجد بنانا، جسے مسجد بیت کہا جاتا ہے، یہ ایک قدیم طریقہ ہے،لہٰذا یہ ہونا چاہیے کہ مسلمان اپنے گھر کا کوئی حصہ نماز کے لئے پاک وصاف رکھیں۔[3]

1...(محیطِ برھانی،ج2،ص405،دار الکتب العلمیہ،بیروت)

2...(پارہ11،سورہ یونس:87)

3...(صراط الجنان،ج4،ص368،مکتبۃ المدینہ)

اور سیدتنا عائشہ صدیقہ، طیّبہ، طاہرہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت میں ہے: ”أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المساجد في الدور وأن تنظف وتطیب“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھروں میں مسجدیں (یعنی مساجد البیوت) بنانے، انہیں پاک صاف اور خوشبودار رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔[1]

سوال 3: کیا امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے بھی مسجدِ بیت میں اعتکاف کیا ہے؟

جواب: جی ہاں! امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے بھی مسجدِ بیت میں اعتکاف کیا ہے۔ ام المؤمنین حضرت سیدتنا بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَمَضانُ المُبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج مطہرات (یعنی پاک بیویاں) اپنے گھروں میں اعتکاف کرتی رہیں۔[2]

مرآۃ المناجیح میں ہے: حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات (شریف) کے بعد آپ کی ازواج پاک (یعنی پاک بیویوں) نے ہمیشہ اپنے گھروں (یعنی مسجدِ بیت) میں اعتکاف کیا۔ فقہا فرماتے ہیں: اس (یعنی عورت کے لیے گھر کی مسجد یعنی مسجد بیت) میں اعتکاف بہت اچھا ہے۔[3]

1... (ابوداؤد، ج1، ص124، حدیث: 455، بیروت)

2... (بخاری، ج3، ص47، حدیث: 2026) (مرقاۃ المفاتیح، ج4، ص1446، دارالفکر، بیروت)

3... (مرآۃ المناجیح ملتقطاً، ج3، ص212، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

سوال4: کیا عورت کا اعتکاف مسجدِ بیت کے علاوہ درست نہیں ہوتا؟

جواب: جس طرح مرد کا اعتکاف وقف شدہ مسجد کے علاوہ درست نہیں ہوتا[(1)]، یونہی گھر میں عورت کا اعتکاف بھی مسجدِ بیت کے علاوہ درست نہیں ہوتا،لہٰذا عورت گھر میں مسجدِ بیت ہی میں اعتکاف کرے گی۔ در مختار میں ہے:"ولا یصح في غیر موضع صلاتھا من بیتھا کما إذا لم یکن فِیهِ مَسجِدٌ "ترجمہ:اور عورت کا گھر میں نماز کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرنا صحیح نہیں ہے جیسا کہ گھر میں مسجد ہی نہ ہو(تو اعتکاف درست نہیں ہوتا)۔[(2)]

سوال5: کیا گھر میں ایک سے زائد مسجدِ بیت بھی بناسکتے ہیں؟

جواب: گھر میں ایک سے زیادہ مسجد بیت بناسکتے ہیں، شرعاًاس کی ممانعت نہیں۔ البتہ جہاں ضرورت نہ ہو جیسے گھر کے افراد کم ہوں اور سب کے لیے ایک مسجدِ بیت کی جگہ کافی ہو، تو وہاں بلا ضرورت گھر کی دوسری جگہوں کو مسجد بیت نہ کیا جائے، کیونکہ کسی جگہ کو مسجد بیت بنانے سے وہ جگہ قابلِ احترام ہو جاتی ہے، گھر کی دوسری جگہوں کی نسبت اُسے زیادہ پاک و صاف اور خوشبودار رکھنے کا اہتمام کرنا ہوتا ہے، ممکن ہے کہ ایک سے زائد جگہوں کو مسجد بیت کرنے سے کماحقہ اُن کی صفائی ستھرائی کا خیال نہ رکھا جاسکے، لہٰذا ضرورت پڑنے پر ہی ایک سے زائد جگہوں کو مسجد بیت بنایا جائے اور پھر اس کی صفائی ستھرائی کا بھی خیال رکھا جائے۔

حدیثِ پاک میں مسجدِ بیت کو پاک و صاف رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا، اس کے تحت علامہ بدر الدین عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ارشاد فرماتے ہیں: "بتنظیفھا وتطییبھا عن الأقذار، لأن

1...(بدائع الصنائع، ج2، ص112، دار الکتب العلمیہ)

2...(دِرمختار، ج2، ص441، دار الفکر، بیروت)

لھا حرمۃ لأجل إقامۃ الصلاۃ فیھا ولتشبھھا بالمساجد المُطلقۃ" ترجمہ: گندی چیزوں سے پاک صاف رکھنے کا (حکم ارشاد فرمایا)، کیونکہ اس میں نماز پڑھے جانے اور عام (وقف شدہ) مساجد کے مشابہ ہو جانے کی وجہ سے وہ جگہ قابل احترام ہو جاتی ہے۔(1)

سوال6: کسی جگہ کو مسجدِ بیت قرار دینے کے بعد اس میں اضافہ کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مسجدِ بیت میں مزید جگہ شامل کر کے اس میں اضافہ کر سکتے ہیں "لعدم المنع الشرعی" کوئی شرعی مانع نہ ہونے کی وجہ سے۔

سوال7: کیا پورے کمرے کو بھی مسجد بیت قرار دے سکتے ہیں؟

جواب: پورے کمرے کو بھی مسجدِ بیت قرار دیا جا سکتا ہے، یعنی ایسا ہو سکتا ہے کہ گھر میں ایک کمرہ فقط نماز و عبادات کے لئے مختص کر دیا جائے اور اس میں نماز اور دیگر عبادات ادا کی جائیں، بلکہ ایسا کرنا بہت اچھا ہے، لیکن یاد رہے کہ مسجدِ بیت کے لئے پورا کمرہ ہونا ضروری بھی نہیں، جتنی جگہ ایک فرد نماز پڑھ سکے اتنی جگہ بھی اگر فکس (Fix) کر لی تو وہ بھی کافی ہے اور اس کی الگ سے تعمیر وغیرہ بھی ضروری نہیں۔(2)

سوال8: کیا اٹیچ باتھ والے حصے کو بھی مسجدِ بیت میں شامل کر سکتے ہیں؟

جواب: اٹیچ باتھ کو مسجدِ بیت میں شامل نہیں کر سکتے، کیونکہ مسجد بیت نماز کے لیے خاص کی گئی جگہ کو کہتے ہیں(3) نیز اس میں عام مساجد کی طرح فناء کا تصور بھی نہیں ہوتا، لہذا اٹیچ باتھ اس میں شامل نہیں ہو گا۔

1...(شرح ابی داؤد للعینی، ج2، ص359، مکتبۃ الرشد)

2...(البحر الرائق، ج2، ص324، دار الکتاب الاسلامی)

3...(محیطِ برھانی، ج2، ص405، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سوال9: کیا کرایہ کے مکان میں بھی مسجدِ بیت بنا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! کرایہ کے مکان میں بھی مسجدِ بیت بنا سکتے ہیں، یعنی ایسا ہو سکتا ہے کہ کرایہ کے مکان میں ایک کمرہ یا مخصوص جگہ نماز و غیرہ عبادت کے لیے خاص کر لی جائے اور اس کے لئے مالکِ مکان سے اجازت لینا بھی ضروری نہیں۔[(1)]

سوال10: مسجدِ بیت کے لیے تمام گھر والوں کو الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: مسجدِ بیت کے لیے ہر ایک کو الگ الگ نیت کرنے کی حاجت نہیں ہے بلکہ جس جگہ کو گھر والوں نے نماز و غیرہ کے لیے مخصوص کر لیا اور اسے پاک صاف رکھا جاتا ہے اور اسے مسجدِ بیت سمجھا جاتا ہے تو وہ سبھی کے حق میں "مسجدِ بیت" ہو جائے گی۔[(2)]

سوال11: کسی جگہ کو مسجدِ بیت قرار دینے کے بعد اس جگہ گھر کے افراد کا کھانا، پینا، سونا اور اس جگہ کو گھریلو ضروریات کے لئے استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسجدِ بیت میں کھانا، پینا، سونا اور اسے گھریلو ضروریات کے لئے استعمال کرنا سب جائز ہے، البتہ چونکہ وہ جگہ نماز کے لئے مقرر کی ہوئی ہے، اس لئے بہتر ہے کہ اسے پاک و صاف رکھنے کا خصوصی خیال رکھا جائے، کہ حدیثِ پاک میں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے: "ومسجد بيتها ليس بمسجد حقيقة بل هو اسم للمكان المعد للصلاة فی حقها حتى لا يثبت له شیء من احكام المسجد" ترجمہ: مسجدِ بیت حقیقتاً مسجد نہیں ہوتی، بلکہ یہ عورت کے حق میں نماز کے لئے مقرر کی گئی جگہ کو کہا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے

1...(بہارِ شریعت، ج3، ص122، مکتبۃ المدینہ)

2...(محیطِ برھانی، ج2، ص405، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

لئے مسجد کے احکام میں سے کچھ بھی ثابت نہیں ہو گا۔(1)

سوال12: مسجدِ بیت میں خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسجدِ بیت (یعنی گھر کی مسجد) میں خرید و فروخت بھی بلا کراہت جائز ہے۔

محیطِ برہانی میں ہے: ”ليس لمساجد البيوت حكم المساجد على الإطلاق، ألا ترى ۔۔يبيع ويشتري من غير كراهة“ ترجمہ: گھریلو مساجد کا علی الاطلاق عام مساجد جیسا حکم نہیں ہے، کیا دیکھتے نہیں کہ اس میں بلا کراہت بندہ خرید و فروخت کر سکتا ہے۔(2)

سوال13: کیا ناپاک شخص مسجدِ بیت میں داخل ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ناپاک شخص بھی مسجدِ بیت میں داخل ہو سکتا ہے، کہ وہ وقف شدہ مسجد نہیں ہے۔

محیطِ برہانی میں ہے: ”ليس لمساجد البيوت حكم المساجد على الإطلاق؛ ألا ترى أنه يدخله الجنب من غير كراهة“ ترجمہ: گھریلو مساجد کا علی الاطلاق عام مساجد جیسا حکم نہیں ہے، کیا دیکھتے نہیں کہ اس میں بلا کراہت جنبی شخص داخل ہو سکتا ہے۔(3)

سوال14: کیا مسجدِ بیت کو تبدیل کر سکتے ہیں؟

جواب: کسی جگہ کو مسجدِ بیت قرار دینے کے بعد اسے تبدیل بھی کیا جا سکتا ہے، کیونکہ مسجدِ بیت کا حکم عام وقف شدہ مساجد کی طرح نہیں ہوتا کہ اسے تبدیل نہ کیا جا سکے۔(4)

1...(بدائع الصنائع، ج2، ص113، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

2...(محیطِ برھانی، ج5، ص317، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

3...(محیطِ برھانی، ج5، ص317، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

4...(بدائع الصنائع، ج2، ص113، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سوال 15: گھر میں مسجدِ بیت بنالی، تو کیا اسے بیچ سکتے ہیں؟

جواب: جس گھر میں مسجدِ بیت موجود ہو، اسے بیچنا بلاشبہ جائز ہے، کیونکہ کسی جگہ کو مسجدِ بیت بنانے سے وہ جگہ وقف نہیں ہو جاتی، بلکہ مالک کی ملکیت پر بدستور باقی رہتی ہے، لہذا وہ اسے بیچ سکتا ہے۔

محیطِ برہانی میں ہے: ”أن هذا المكان لا يأخذ حكم المسجد على الإطلاق؛ لأنه باق على ملكه له أن يبيعه“ ترجمہ: بے شک مسجدِ بیت والی جگہ علی الاطلاق مسجد کے حکم میں نہیں ہوتی، کیونکہ وہ مالک کی ملکیت پر باقی رہتی ہے، وہ اسے بیچ سکتا ہے۔(1)

سوال 16: عام وقف شدہ مسجد اور مسجدِ بیت کی نماز کے ثواب میں کیا فرق ہے؟

جواب: مسجدِ بیت میں نماز پڑھنے کا ثواب مسجد میں نماز پڑھنے والا نہیں۔ چنانچہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”وہ (یعنی گھریلو مسجد) فقہی اصطلاح میں مسجد نہ ہو گی اور نہ اس میں نماز پڑھنے کا وہ ثواب ہے جو مسجد میں پڑھنے کا ہے، جب تک اُسے برائے مسجد وقف کر کے اُس کا راستہ گھر کے راستے سے الگ کر کے ایسا نہ کر دے کہ مسلمان جب چاہیں نماز پڑھیں۔“(2)

☆ البتہ چونکہ عورت کو گھر ہی میں اور وہ بھی پوشیدہ سے پوشیدہ جگہ نماز پڑھنے کا حکم ہے، جیساکہ حدیث پاک میں ہے: عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھڑی میں پڑھنا دالان سے بہتر ہے۔(3) تو اس اعتبار سے عورت کا گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل

1...(محیطِ برھانی، ج5، ص317، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

2...(نزھۃ القاری، ج2، ص177، مطبوعہ فرید بک سٹال)

3...(سنن ابی داؤد، ج1، ص156، حدیث: 570)

ہوا، لہٰذا مرد کی گھر اور مسجد میں پڑھی گئی نماز کے ثواب کا تقابل تو کیا جاسکتا ہے، لیکن عورت کی گھر کی نماز کے ثواب کا تقابل مسجد کی نماز کے ساتھ نہیں کر سکتے۔

بدائع الصنائع میں ہے: ”مسجد بیتها له حکم المسجد في حقها في حق الاعتكاف ؛لأن له حكم المسجد في حقها في حق الصلاة لحاجتها إلى إحراز فضيلة الجماعة فأعطي له حكم مسجد الجماعة في حقها حتى كانت صلاتها في بيتها أفضل“ترجمہ: عورت کی مسجدِ بیت کا حکم اعتکاف کے معاملہ میں مسجد جیسا ہی ہو گا، کیونکہ عورت کے حق میں نماز کے معاملہ میں بھی مسجدِ بیت کا حکم مسجد جیسا ہی ہے، کہ عورت بھی جماعت کی فضیلت پانے کی محتاج ہوتی ہے، لہٰذا اس کے حق میں مسجدِ بیت کو مسجدِ جماعت کا حکم دے دیا گیا، یہاں تک کہ عورت کا گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہو گا۔(1)

اعتکاف کرتے وقت پیش آنے والے مسائل

سوال17: عورت نے گھر میں نماز کے لیے جگہ مقرر نہ کی ہو تو اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کو مسجدِ بیت میں اعتکاف کرنے کا حکم ہے اور مسجدِ بیت گھر میں نماز کے لئے مقرر کی گئی جگہ کو کہتے ہیں، لہٰذا اگر عورت نے ایسی کوئی جگہ مقرر ہی نہیں کی، تو گھر میں اس کا اعتکاف درست نہیں ہو گا، البتہ اگر اعتکاف کرنے سے قبل کسی جگہ کو نماز کے لئے خاص کر لیا، تو اس جگہ اعتکاف کر سکتی ہے۔ در مختار مع رد المحتار میں ہے: ”ولا يصح في غير موضع صلاتها من بيتها كما إذا لم يكن فيه مسجد (وينبغي أنه لو أعدته للصلاة عند إرادة الاعتكاف أن يصح)“ترجمہ: اور عورت کا گھر میں نماز کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرنا صحیح نہیں ہے

1...(بدائع الصنائع، ج2، ص113، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جیسا کہ گھر میں مسجد ہی نہ ہو (تو اعتکاف درست نہیں ہوتا) اور مناسب یہ ہے کہ اگر عورت نے ارادۂ اعتکاف کے وقت نماز کے لئے کوئی جگہ تیار کرلی تو یہ درست ہو۔[1]

سوال 18: کیا عورت مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہے؟

جواب: عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے۔ امام ابو بکر الجصاص علیہ رحمۃ الرحمٰن قرآنِ پاک کی اس آیت ﴿وَ اَنۡتُمۡ عٰکِفُوۡنَ ۙ فِی الۡمَسٰجِدِ﴾ ترجمہ: جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: "وأما شرط اللبث في المسجد فإنه للرجال خاصة دون النساء" ترجمہ: بہر حال اعتکاف کے لئے مسجد میں ٹھہرنے کی شرط مردوں کے لئے خاص ہے، نہ کہ عورتوں کے لئے۔[2]

اور در مختار میں ہے: "لبث (امراۃ فی مسجد بیتھا) ویکرہ في المسجد" یعنی عورت کا مسجد بیت میں ٹھہرنا اعتکاف ہے اور عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ ہے۔[3]

لہٰذا عورت مسجد وغیرہ کے بجائے اپنے گھر ہی میں اعتکاف کرے گی، یہی اس کے حق میں زیادہ بہتر اور باعثِ ثواب ہے۔

سوال 19: کیا عورت کرائے کے مکان میں اعتکاف کر سکتی ہے؟

جواب: عورت کرائے کے مکان میں بھی اعتکاف کر سکتی ہے، البتہ چونکہ عورت نے مسجدِ بیت میں اعتکاف کرنا ہوتا ہے، لہٰذا وہ کرائے کے مکان میں بھی پہلے نماز کے لئے کوئی جگہ

1۔۔۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج2، ص441، دار الفکر، بیروت)

2۔۔۔ (احکام القرآن للجصاص، ج1، ص301، دار احیاء التراث، بیروت)

3۔۔۔ (درمختار، ج2، ص441، دار الفکر بیروت)

مخصوص کرلے، پھر اس کے بعد وہاں اعتکاف کرے۔(1)

سوال 20: کچھ خواتین مل کر مدرسہ میں اعتکاف کر سکتی ہیں، جبکہ فتنے کا خوف نہ ہو؟

جواب: خواتین کو مسجدِ بیت میں اعتکاف کرنے کا حکم ہے، جبکہ مدرسہ مسجدِ بیت نہیں، لہذا فتنے کا اندیشہ نہ ہو، تب بھی خواتین مدرسہ کے بجائے مسجدِ بیت ہی میں اعتکاف کریں۔(2)

سوال 21: کیا عورت کسی اور کے گھر جا کر اعتکاف کر سکتی ہے؟

جواب: عورت کسی اور کے گھر جا کر اعتکاف نہ کرے، بلکہ اپنے ہی گھر مسجدِ بیت میں اعتکاف کرے۔

سوال 22: گھر کی ایک سے زائد خواتین ایک ہی جگہ اعتکاف کر سکتی ہیں؟

جواب: گھر کی ایک سے زائد خواتین ایک ہی جگہ مسجدِ بیت میں اعتکاف کر سکتی ہیں، لیکن اس میں اس چیز کا خاص خیال رکھا جائے کہ اکٹھے بیٹھنے کی وجہ سے عبادات کے بجائے گپ شپ اور فضولیات میں وقت ضائع نہ ہو۔

سوال 23: سنت اعتکاف بیٹھنے کا وقت کیا ہے؟

جواب: اعتکاف کرنے والا / کرنے والی 20 رمضان المبارک کو سورج ڈوبتے وقت بہ نیت اعتکاف مسجد / مسجدِ بیت میں ہو اور 30 رمضان المبارک کے غروب کے بعد یا 29 کو چاند ہونے کے بعد نکلے۔ اگر 20 رمضان المبارک کو بعد نمازِ مغرب اعتکاف کی نیت کی تو سنتِ مؤکدہ ادا نہ

1...(درمختار مع ردالمحتار، ج2، ص441، دارالفکر، بیروت)

2...(درِمختار، ج2، ص441، دارالفکر، بیروت)

ہو گی، لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سورج غروب ہونے سے چند منٹ پہلے ہی بنیتِ اعتکاف مسجد / مسجد بیت میں داخل ہو جائے۔ (1)

سوال 24: اعتکاف کے لئے نیت کیوں ضروری ہے، نیز عورت سنت اعتکاف کی نیت کیسے کرے گی؟

جواب: نیت عبادت کو عادت سے جدا کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ (2) اور اعتکاف بھی چونکہ اعلیٰ درجے کی عبادت ہے، لہٰذا اس کے لئے بھی نیت ہونا ضروری ہے اور نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں مثلاً: دل میں یہ نیت ہو (بلکہ بہتر یہ ہے کہ دل میں نیت ہونے کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی کہہ لے) کہ میں اللہ تعالی کی رضا کے لیے رمضان المبارک کے آخری دس دنوں کے سنت اعتکاف کی نیت کرتا / کرتی ہوں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”منھا النية حتى لو اعتكف بلا نية لا يجوز بالإجماع كذا في معراج الدراية“ ترجمہ: اعتکاف کی شرائط میں سے نیت بھی ہے، یہاں تک کہ اگر بغیر نیت کے اعتکاف کیا، تو بالاجماع درست نہیں ہو گا، ایسے ہی معراج الدرایہ میں ہے۔ (3)

سوال 25: عورت اعتکاف کا ثواب بڑھانے کے لئے مزید کون کونسی نیتیں کر سکتی ہے؟

جواب: حضور جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق اعمال (کے ثواب) کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (4) جتنی نیتیں زیادہ ہوں گی، ثواب بھی اتنا زیادہ ہو گا، لہٰذا اعتکاف میں

---

1 ... (بہار شریعت، ج1، ص1021، مکتبہ المدینہ)
2 ... (جوہرہ نیرہ، ج1، ص138، المطبعة الخيريه)
3 ... (عالمگیری، ج1، ص211، دار الفکر بیروت)
4 ... (بخاری، ج1، ص6، حدیث:1، دار طوق النجاة)

بھی عورت ثواب بڑھانے کے لئے مزید مختلف نیتیں کر سکتی ہے، مثلاً:

(۱)اللہ عزوجل کی رضا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی ادائیگی کے لئے اعتکاف کروں گی (۲) تقلیلِ طعام (یعنی کم کھانے) تقلیلِ کلام (یعنی کم بولنے) تقلیلِ مَنام (یعنی کم سونے) پر کاربند رہوں گی (۳)روزانہ پانچوں نمازیں بروقت ادا کروں گی (۴) حتی الامکان ہر اذان کا جواب دوں گی (۵)روزانہ تہجد (۶) اِشراق (۷)چاشْت اور(۸) اَوّابین کے نوافِل ادا کروں گی(۹) تِلاوت اور (۱۰) دُرُود شریف کی کثرت کروں گی (۱۱)روزانہ رات سورہ ملک پڑھوں گی (۱۲) کم از کم طاق راتوں میں صلوٰۃُ التَّسبیح ادا کروں گی(۱۳) فُضُول گوئی سے بچوں گی وغیرہ۔

سوال26: دورانِ اعتکاف پیپر دینے یا کسی اور ضروری کام سے جانا ہو، تو کیا اعتکاف کی نیت کرتے وقت اتنے وقت کا استثنا کر سکتے ہیں؟

جواب: منت کے اعتکاف میں منت مانتے وقت کچھ وقت کا استثنا کیا جا سکتا ہے، لیکن سنت اعتکاف میں ایسا نہیں کر سکتے، اگر ایسا کیا، تو یہ سنت اعتکاف نہیں ہو گا، بلکہ نفل ہو گا۔

در مختار میں ہے:"وفي التتارخانية عن الحجة لو شرط وقت النذر أن يخرج لعيادة مريض وصلاة جنازة وحضور مجلس علم جاز ذلك"ترجمہ:اور تاتارخانیہ میں کتاب "الحجہ" کے حوالہ سے ہے:اگر منت کے وقت شرط لگائی کہ وہ مریض کی عیادت، نمازِ جنازہ اور مجلسِ علم میں حاضر ہونے کے لئے نکلے گا، تو یہ جائز ہے۔[1]

اس کے تحت جد الممتار میں ہے:" هل الاعتكاف المسنون في هذا الحكم مثل

---

[1]... (درمختار، ج2، ص448، دار الفکر، بیروت)

الواجب؟ والذي يظهر لي الفرق بينهما، فإنّ الواجب إنّما يجب بإيجابه فلا يجب إلاّ قدر ما أوجب، أمّا المسنون فلا يتأدّى إلاّ باتّباع المسنون، والإتيان به على الوجه المعروف من صاحب السنّة صلّى اللہ تعالى عليه وسلّم، وهو صلّى الله تعالى عليه وسلّم لَم يكن يخرج من اعتكافه إلاّ لِما مرّ من الحاجة، فالظاهر أنّه لو استثني ينزل الاعتكاف من المسنون إلى النفل المحض، وليحرّر)"ترجمہ: کیا سنت اعتکاف بھی اس معاملہ میں واجب اعتکاف کی مثل ہے؟ میرے نزدیک ان دونوں میں فرق ہے، کیونکہ واجب اعتکاف واجب کرنے سے واجب ہوتا ہے، تو وہ اتنا ہی واجب ہو گا جتنا بندے نے واجب کیا ہے۔ بہر حال سنت اعتکاف، تو وہ سنت اعتکاف کرنے اور اسے اسی طریقہ کار کے مطابق بجالانے سے ادا ہو گا، جو نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے اور آپ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مذکورہ حاجات کے علاوہ اعتکاف سے نہیں نکلے۔ پس ظاہر یہی ہے کہ اگر سنت اعتکاف میں استثنا کر لیا گیا، تو وہ اعتکاف سنت سے نفل محض کی جانب منتقل ہو جائے گا۔ اسے محفوظ کر لیا جائے۔ (1)

سوال 27: کیا حیض و نفاس والی عورت سنت اعتکاف کر سکتی ہے؟

جواب: اعتکاف کے لئے حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے، لہذا حیض و نفاس والی عورت اعتکاف نہیں کر سکتی۔ درِ مختار میں ہے: "والنية من مسلم عاقل طاهر من جنابة وحيض ونفاس "ترجمہ: اور اعتکاف کی نیت مسلمان، عاقل اور جنابت اور حیض و نفاس سے پاک شخص کی جانب سے ہونا ضروری ہے۔ (2)

بہارِ شریعت میں ہے: "اس (اعتکاف) کے لیے مسلمان، عاقل اور جنابت و حیض و نفاس

1...(جدالممتار، ج4، ص295، مکتبۃ المدینہ)

2...(درِمختار، ج2، ص441، دارالفکر، بیروت)

سے پاک ہونا شرط ہے۔“[1]

سوال28: عورت نے 20 رمضان کو غروبِ آفتاب کے بعد کسی وقت پاک ہونا ہے، تو کیاوہ اعتکاف کر سکتی ہے؟

جواب: جس خاتون نے 20 رمضان کو غروبِ آفتاب کے بعد کسی وقت پاک ہونا ہے، تو وہ سنت اعتکاف نہیں کر سکے گی۔

بدائع الصنائع میں ہے: ”ولو حاضت المراۃ فی حال الاعتکاف فسد اعتکافھا،لان الحیض ینافی اھلیۃ الاعتکاف لمنافاتھا الصوم ولھذا منعت من انعقاد الاعتکاف فتمتنع من البقاء“ ترجمہ: اگر عورت کو حالتِ اعتکاف میں حیض آگیا، تو اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا، کیونکہ حیض روزے کے منافی ہونے کی وجہ سے اعتکاف کی اہلیت کے منافی ہے، اسی وجہ سے یہ انعقادِ اعتکاف سے مانع ہے، تو بقائے اعتکاف سے بھی مانع ہو گا۔[2]

سوال29: کیا عورت سنت اعتکاف کے لئے حیض روکنے کی دوا کھا سکتی ہے؟

جواب: عورت کے لئے مانعِ حیض گولیوں کا استعمال چاہے اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے ہو یا کسی اور وجہ سے دونوں صورتوں میں شرعی اعتبار سے جائز ہے۔ البتہ طبی اعتبار سے اگر ان کے استعمال سے عورت کو نقصان ہوتا ہو، تو پھر اس سے اجتناب کرنا ہو گا۔ پھر اگر عورت نے حیض آنے سے قبل دوا کھا کر حیض روک لیا، تو اس کا حکم پاک خواتین جیسا ہو گا، اس پر فرض روزے رکھنا لازم ہو گا اور اعتکاف کرنا چاہے، تو وہ بھی کر سکتی ہے۔[3]

1...(بہارِ شریعت، ج1، ص1021، مکتبۃ المدینہ)

2...(بدائع الصنائع، ج2، ص116، دار الکتب العلمیہ)

3...(فتاوی اہلسنت، قسط9، احکامِ روزہ و اعتکاف، ص32)

البحر العمیق میں ہے: ”وأما في مسألة شرب الدواء فإنه قد إرتفع الدم ارتفاعا كليا ولهذا تمكث زمانا طويلا ليس معها دم و كثير من النساء يشربن الدواء وينقطع دمهن السنة والسنتين فينبغي أن يكون حكمها حكم الطاهرات فيصح طوافها ولا يلزمها شيء “ترجمہ: اور بہر حال دوا پینے والا مسئلہ تو اس صورت میں کبھی خون مکمل طور پر مرتفع ہو جاتا ہے،لہذا عورت ایک ایسا طویل زمانہ گزارتی ہے جس میں اسے خون نہیں آتا۔اور کثیر عورتیں (حیض روکنے کیلئے) دوا پیتی ہیں اور ان کا خون ایک سے دو سال تک منقطع رہتا ہے تو مناسب یہی ہے کہ ان کا حکم پاک عورتوں والا ہو،پس ان کا طواف صحیح ہے اور ان پر کچھ لازم نہیں۔[1]

نوٹ: شریعت مطہرہ نے عورت کو اس چیز کا مکلف نہیں بنایا کہ وہ ادویات کے ذریعہ حیض روک کر ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اعتکاف کرے،بلکہ بسا اوقات ان کے استعمال سے عادت کے دن بگڑ جاتے ہیں اور خواتین کو کئی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے،لہذا اس سے بچنا ہی مناسب ہے۔

سوال 30: کیا استحاضہ کی حالت میں عورت اعتکاف کی سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! استحاضہ کی حالت میں عورت اعتکاف کر سکتی ہے،کیونکہ استحاضہ کا خون حیض و نفاس کا نہیں،بلکہ بیماری کا خون ہوتا ہے،اس کے احکام حیض و نفاس جیسے نہیں ہوتے،جیسے حیض و نفاس کی حالت میں عورت کا نماز پڑھنا،روزہ رکھنا،یہ سب ناجائز و حرام ہے،لیکن استحاضہ میں نہیں،بلکہ استحاضہ والی عورت تو پاک ہوتی ہے،اسے نماز اور فرض روزے رکھنے کا حکم ہے،لہذا ایسی عورت بلاشبہ اعتکاف کر سکتی ہے،بلکہ اس کا جواز تو واضح طور پر حدیثِ پاک میں بھی

---

[1]... (البحر العمیق،ص 1841تا1842،بیروت)

موجود ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں:"اعتکفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من أزواجہ مستحاضۃ "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بیویوں میں سے ایک خاتون نے استحاضہ کی حالت میں اعتکاف کیا۔ (1)

اس حدیثِ پاک کے تحت عمدۃ القاری میں ہے:"مما یستنبط منہ جواز اعتکاف المستحاضۃ وجواز صلاتھا لأن حالھا حال الطاھرات "ترجمہ: اس حدیثِ پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ حالتِ استحاضہ میں اعتکاف جائز ہے اور ایسی عورت کی نماز بھی جائز ہے کہ اُس کی حالت پاک عورتوں والی ہے۔ (2)

ضروری تنبیہ: حیض و نفاس اور استحاضہ کے مسائل کافی پیچیدہ ہیں، کئی مرتبہ خواتین بعض ایام کو پاکی کے یا استحاضہ کے سمجھ رہی ہوتی ہیں، جبکہ حقیقت میں وہ حیض کے دن ہوتے ہیں، لہٰذا بہتر صورت یہی ہے کہ کسی صحیح العقیدہ سنی اور ماہر مفتی صاحب سے ضرور مسئلہ معلوم کر لیا جائے۔ مزید اس کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب بنام "**خواتین کے مخصوص مسائل**" کا مطالعہ بھی بہت مفید رہے گا۔

سوال 31: عورت معذورِ شرعی ہو تو وہ اعتکاف کر سکتی ہے؟

جواب : معذورِ شرعی ہونے کی حالت میں بھی عورت اعتکاف کر سکتی ہے، کہ اعتکاف کے لئے عذر سے سلامت ہونا ضروری نہیں۔ شرعی معذور وہ ہوتا ہے، جو کسی بھی ناقضِ وضو

---

1 ... (صحیح البخاري، ج3، ص50، حدیث:2037، دار طوق النجاۃ)

2 ... (عمدۃ القاري، ج3، ص280، دار احیاء التراث، بیروت)

یعنی وضو توڑنے والے عذر مثلاً بار بار ریح وغیرہ خارج ہونے کی وجہ سے ایک نماز کے پورے وقت میں اتنی مہلت بھی نہ پائے کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے۔(1)

عمدۃ القاری میں ہے:"ويلحق بالمستحاضة ما في معناها كمن به سلس البول والمذي والودي ومن به جرح يسيل في جواز الاعتكاف"ترجمہ: اعتکاف جائز ہونے کے معاملہ میں مستحاضہ کے حکم میں وہ افراد بھی ہیں، جو اسی کی مثل ہیں، جیسے وہ شخص جسے پیشاب ، مذی، ودی وغیرہ کا عارضہ لاحق ہو، یونہی وہ بھی جس کے زخم سے مسلسل خون جاری ہو۔(2)

نوٹ: شریعتِ مطہرہ نے معذورِ شرعی کے لئے وضو وغیرہ کے حوالہ سے کچھ آسانی رکھی ہے،اس کی تفصیل اور مزید احکام جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت، ج1، ص385 کا مطالعہ فرمائیں۔

سوال32: کیاعدت والی عورت اعتکاف کر سکتی ہے؟

جواب: عدت والی عورت اپنے عدت والے گھر کی مسجدِ بیت میں اعتکاف کر سکتی ہے، کہ دورانِ عدت اسی گھر میں رہنا ضروری ہوتا ہے، جہاں شوہر نے اس کو رکھا ہوا تھا،اب وہ اعتکاف کے ساتھ رہے یا بغیر اعتکاف کے رہے ، اس معاملے میں کوئی پابندی نہیں ہے، الغرض عدت اعتکاف کے منافی نہیں ہے۔(3)

سوال33: عورت نے 20 رمضان کا روزہ نہیں رکھا، تو کیا وہ اعتکاف کر سکتی ہے؟

جواب: سنت اعتکاف درست ہونے کے لئے 20 رمضان المبارک کا روزہ شرط نہیں،

1...(بہارِشریعت،ج1،ص385،مکتبۃ المدینہ)

2...(عمدۃ القاری،ج3،ص280،داراحیاء التراث،بیروت)

3...(التجرید للقدوری،ج3،ص1613،القاھرہ)

بلکہ دورانِ اعتکاف 9 یا 10 جتنے بھی روزے آئیں گے، وہ رکھنا شرط ہے، لہٰذا اگر عورت نے عذر یا معاذ اللہ بلا عذر بھی 20 رمضان المبارک یا اس سے پہلے روزے نہ رکھے، تو وہ سنت اعتکاف کر سکتی ہے، البتہ بلا عذر رمضان المبارک کا ایک بھی روزہ چھوڑنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔[1]

سوال 34: کیا غیر شادی شدہ یا کنواری عورت اعتکاف نہیں کر سکتی؟

جواب: یہ غلط فہمی ہے کہ غیر شادی شدہ یا کنواری عورت اعتکاف نہیں کر سکتی۔ درست مسئلہ یہ ہے کہ ایسی عورت بھی اعتکاف کر سکتی ہیں، کیونکہ شریعت نے اس طرح کی کوئی پابندی نہیں لگائی۔

سوال 35: شادی شدہ عورت کا سنت اعتکاف کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے؟

جواب: اگر عورت شادی شدہ ہو تو سنت اعتکاف کے لیے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے، اگر بالفرض اجازت نہیں لی تھی اور سنت اعتکاف شروع ہو جانے کے بعد شوہر نے منع کر دیا تو اب کئی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ پہلے ہی اجازت لے کر بیٹھے۔

محیطِ برہانی میں ہے: "ولیس للمرأۃ أن تعتکف بغیر إذن الزوج" ترجمہ: اور عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر اعتکاف کرنا، جائز نہیں۔[2]

سوال 36: عورت نے اعتکاف کی منت مانی، شوہر منع کرتا ہے تو ایسی صورت میں کیا حکم

1...(فتاوی شامی، ج2، ص442، دار الفکر، بیروت)

2...(محیطِ برھانی، ج2، ص413، دار الکتب العلمیہ)

ہے؟

جواب: عورت نے اعتکاف کی منت مانی تو شوہر منت پوری کرنے سے روک سکتا ہے اور اب نکاح ختم ہونے کے بعد منت پوری کرے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے:"وإن نذرت المرأة بالاعتكاف فللزوج أن يمنعها عن ذلك۔۔ وإن بانت قضت هكذا في فتح القدير"ترجمہ: اگر عورت نے اعتکاف کی منت مانی تو شوہر اس کو اعتکاف سے منع کر سکتا ہے، اب اگر بائن ہو گئی تو اس اعتکاف کی قضا کرے گی، اسی طرح فتح القدیر میں ہے۔[1]

سوال37: شوہر نے اجازت دیدی عورت نے اعتکاف شروع کر دیا، کیا اب شوہر روک سکتا ہے؟

جواب: شوہر نے عورت کو اعتکاف کی اجازت دیدی اب روکنا چاہے تو نہیں روک سکتا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے:"فإن أذن لها الزوج بالاعتكاف لم يكن له أن يمنعها بعد ذلك، وإن منعها لا يصح منعه" ترجمہ: اگر شوہر نے بیوی کو اعتکاف کی اجازت دے دی تو اب اس کو منع نہیں کر سکتا، اگر اس نے منع کیا تو اس کا منع کرنا درست نہیں ہے۔[2]

سوال38: بیوی نے شوہر سے اعتکاف کی اجازت مانگی، تو کیا شوہر پر اجازت دینا لازم ہے؟

جواب: عورت اگر اعتکاف کی اجازت مانگے، تو شوہر پر اجازت دینا لازم نہیں، یعنی اگر وہ اجازت نہیں دیتا، تو گنہگار نہیں ہو گا، البتہ اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو، تو شوہر کو اجازت دیدینی

1... (عالمگیری، ج1، ص211، دار الفکر بیروت)
2... (عالمگیری، ج1ص211، دار الفکر بیروت)

چاہئے، تاکہ عورت بھی اس عظیم سنت کا ثواب حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکے، تاہم اگر شوہر کسی وجہ سے منع کرتا ہے، تو عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ اسی کی پیروی کرے۔[1]

دورانِ اعتکاف پیش آنے والے مسائل

سوال39: کیا عورت دوران اعتکاف مسجدِ بیت سے بلا حاجت نکل سکتی ہے؟

جواب: عورت واجب یا سنت اعتکاف کے دوران بلا حاجت مسجد بیت سے نہیں نکل سکتی۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: ”والمرأة تعتكف في مسجد بيتها إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل لا تخرج منه إلا لحاجة الإنسان كذا في شرح المبسوط للإمام السرخسي“ ترجمہ: عورت مسجد بیت میں اعتکاف کرے گی اور جب اعتکاف کرلے گی تو مسجد بیت کا وہ ٹکڑا اس کے حق میں ایسے ہی ہے جیسے مرد کے لئے مسجد جماعت، عورت بلا حاجت وہاں سے نہیں نکل سکتی، ایسا ہی امام سرخسی کی شرح مبسوط میں ہے۔[2]

سوال40: عورت اگر بلا حاجت مسجدِ بیت سے نکل آئے مگر گھر ہی میں رہے تو اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عورت بلا حاجت مسجدِ بیت سے نکلے گی تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، اگرچہ گھر ہی میں رہی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”عورت نے مسجدِ بیت میں اعتکاف واجب یا مسنون کیا تو بغیر عذر وہاں سے نہیں نکل سکتی، اگر وہاں سے نکلی اگرچہ گھر ہی میں رہی اعتکاف جاتا رہا۔“[3]

---

[1]...(عالمگیری، ج1، ص211، دار الفکر بیروت)

[2]...(عالمگیری، ج1 ص211، دار الفکر)

[3]...(بہار شریعت، ج1، ص1023، مکتبۃ المدینہ)

سوال 41: بھول کر مسجدِ بیت سے نکلنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھول کر یا غلطی سے اعتکاف والی جگہ سے باہر نکلے، تب بھی اعتکاف ٹوٹ جائے گا اگرچہ فوراً واپس بھی آ گئے۔فتاوی عالمگیری میں ہے:"وإن خرج من غير عذر ساعة فسد اعتكافه في قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى كذا في المحيط. سواء كان الخروج عامدا أو ناسيا" ترجمہ: اگر اعتکاف کرنے والا بلا عذر ایک لمحے کے لئے بھی جائے اعتکاف سے باہر نکلا، تو امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، ایسے ہی محیط میں ہے۔اب برابر ہے کہ اس کا نکلنا جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے۔[1]

سوال 42: بھول کر ابھی ایک ہی قدم مسجدِ بیت سے باہر رکھا تھا، دوسرا قدم اندر ہی تھا اور اچانک یاد آنے پر واپس پلٹ آئے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسجدِ بیت سے نکلنا اس وقت کہا جائے گا، جبکہ پاؤں وہاں سے اس طرح باہر ہو جائیں کہ عرفاً اسے نکلنا کہا جاسکے، لہذا اگر خود مسجدِ بیت ہی میں تھے اور فقط ایک پاؤں باہر نکلا، تو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

البحر الرائق میں ہے:"وأراد بالخروج انفصال قدميه احترازا عما إذا خرج رأسه إلى داره فإنه لا يفسد اعتكافه؛ لأنه ليس بخروج" ترجمہ: اور نکلنے سے مراد اس کے دونوں قدموں کا جدا ہونا ہے، یہ اس صورت سے احتراز ہے کہ جب معتکف گھر کی طرف فقط سر نکالے، ایسی صورت میں اس کا اعتکاف فاسد نہیں ہو گا، کیونکہ یہ نکلنا نہیں۔[2]

1...(عالمگیری، ج1، ص212، دار الفکر)

2...(البحر الرائق، ج2، ص326، دار الکتاب الاسلامی)(فیضان رمضان مرمم، ص267اور276، مکتبۃ المدینہ)

سوال 43: اگر کسی نے زبردستی مسجدِ بیت سے نکال دیا، تو پھر بھی اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب: اگر کسی نے زبردستی مسجدِ بیت سے نکال دیا، تو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا، ایسی صورت میں عورت فوراً اسی مسجدِ بیت میں چلی جائے اور یہ ممکن نہ ہو، تو گھر کے دوسرے حصے میں مسجد بیت کی نیت کر کے وہاں اپنا بقیہ اعتکاف کرلے تو اعتکاف درست ہو جائے گا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو، تو اعتکاف توڑنا، جائز ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "فإن خرج من المسجد بعذر بأن انهدم المسجد أو أخرج مكرها فدخل مسجدا آخر من ساعته لم يفسد اعتكافه استحسانا هكذا في البدائع"

ترجمہ: اگر مسجد سے کسی عذر کی وجہ سے نکلا بایں طور کہ مسجد گرنے لگی تھی یا کسی نے زبردستی نکال دیا، پس وہ فوراً دوسری مسجد میں داخل ہو گیا، تو استحساناً اس کا اعتکاف فاسد نہیں ہو گا، ایسے ہی بدائع میں ہے۔[1]

سوال 44: کن اعذار کی بنیاد پہ اعتکاف والی جگہ سے باہر نکل سکتے ہیں؟

جواب: اس بارے میں صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: معتکف کو مسجد سے نکلنے کے دو عذر ہیں: ایک حاجت طبعی کہ مسجد میں پوری نہ ہو سکے جیسے پاخانہ، پیشاب، استنجا، وضو اور غسل کی ضرورت ہو تو غسل، مگر وضو و غسل میں شرط ہے کہ مسجد میں نہ ہو سکیں۔۔۔(مسجد میں وضو ممکن ہو) تو وضو کے لئے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، نکلے گا، تو اعتکاف جاتا رہے گا۔۔۔ دوم: حاجت شرعی مثلاً عید یا جمعہ کے لیے جانا۔[2] **البتہ عورت کے حق**

1... (عالمگیری، ج1، ص212، دار الفکر)

2... (بہارِ شریعت، ج1، ص1023 تا 1024، مکتبۃ المدینہ)

میں چونکہ مذکورہ شرعی حاجت متحقق نہیں،لہذا وہ اس کے لئے تو مسجدِ بیت سے نہیں نکل سکتی، لیکن حاجتِ طبعی جسے مسجدِ بیت میں پورا کرنا، ممکن نہیں،اس کے لئے نکل سکتی ہے۔

سوال45: نفل نماز یا قرآن پاک کی تلاوت کے لئے وضو کی حاجت ہو،تو کیا عورت مسجدِ بیت سے نکل سکتی ہے؟

جواب: نفل نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کے لئے وضو کرنا ہو،تو عورت ضرورتاً اس کے لئے مسجدِ بیت سے باہر جاسکتی ہے،اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔(1)

سوال46: گھر میں ایک واش روم قریب ہے اور ایک دور تو کیا خاتون دور والے واش روم میں جاسکتی ہے؟

جواب: بلا عذر قریب کا واش روم چھوڑ کر دور والے واش روم میں نہیں جاسکتی ، ورنہ بعض مشائخ کے نزدیک اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے:"و إن كان له بيتان قريب وبعيد قال بعضهم لا يجوز أن يمضى إلى البعيد فإن مضى بطل اعتكافه كذافي السراج الوهاج" ترجمہ: اگر معتکف کے دو گھر ہوں ایک قریب ایک دور تو بعض علماء نے فرمایا یہ جائز نہیں کہ دور جائے اگر گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا جیسا کہ السراج الوہاج میں ہے۔(2)

سوال47: عورت وضو کے لئے گئی اور گھر کے کسی فرد کے ساتھ رک کر باتیں کرنے لگ گئی،تو اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت بضرورت مسجدِ بیت سے نکلی اور باہر گھر کے کسی فرد کے ساتھ باتیں کرنا

1...(فتاوی دارالافتاء اھلسنت،فتوی نمبر:WAT-1051)

2... (عالمگیری،ج1،ص212،دارالفکر)

شروع ہو گئی، تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ حکم یہ ہے کہ جیسے ہی ضرورت پوری ہو جائے فوراً بلا تاخیر مسجدِ بیت میں چلی جائے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”ویرجع إلی المسجد کما فرغ من الوضوء، ولو مکث في بیته فسد اعتکافه، وإن کان ساعة عند أبي حنیفة رحمه اللہ تعالی کذا في المحیط“ ترجمہ: اور معتکف وضو سے فارغ ہوتے ساتھ ہی مسجد کی طرف چلا جائے، اگر گھر میں لمحہ بھر کے لئے بھی رکا، تو امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا، ایسے ہی محیط میں ہے۔(1)

سوال 48: عورت بضرورت مسجدِ بیت سے باہر نکلے، تو کیا آنے جانے میں تیز چلنا ضروری ہے؟

جواب: جن صورتوں میں عورت کو مسجدِ بیت سے نکلنے کی اجازت ہے، وہاں آنے جانے میں جلدی چلنا ضروری نہیں، بلکہ نارمل چال چلنا ہی کافی ہے۔

العنایہ شرح الھدایہ میں ہے: ”أن المعتکف إذا خرج لحاجة الإنسان لا یؤمر بأن یسرع في المشي. وله أن یمشي علی التؤدة“ ترجمہ: بے شک معتکف جب انسانی حاجت کے پیش نظر باہر نکلے، تو اسے چلنے میں جلدی کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا، اس کے لئے نارمل چال چلنا ہی کافی ہے۔(2)

سوال 49: کیا عورت فرض غسل کے علاوہ غسل کرنے کے لیے مسجدِ بیت سے نکل سکتی ہے؟

1...(فتاوی عالمگیری، ج1، ص211، دار الفکر)
2...(العنایہ، ج2، ص396، دار الفکر)

جواب: مرد اصلِ مسجد (یعنی وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لئے خاص کرکے وقف ہوتی ہے) سے متصل وقف جگہ جو ضروریات و مصالحِ مسجد کے لئے وقف ہوتی ہے، جسے فنائے مسجد کہا جاتا ہے، اس میں بنے ہوئے غسل خانہ میں دورانِ اعتکاف بغیر ضرورت کے بھی غسل کرسکتا ہے، فنائے مسجد میں جانے سے اس کا اعتکاف نہیں ٹوٹتا، جبکہ عورت گھر میں متعیّن کردہ جگہ میں اعتکاف کرتی ہے، جو "مسجدِ بیت" کہلاتی ہے اور مسجدِ بیت میں فنا کا کوئی تصور نہیں ہوتا اس لئے عورت مسجدِ بیت سے باہر بلاضرورت نہیں نکل سکتی، لہذا عورت اگر فرض غسل کے علاوہ کسی غسل مثلاً گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے نکلے گی، تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔(1)

سوال50: کھانا کھانے کے بعد عورت فقط ہاتھ منہ صاف کرنے کے لئے واش روم جا سکتی ہے؟

جواب: کھانا کھانے کے بعد عورت ہاتھ منہ صاف کرنے کی غرض سے مسجدِ بیت سے نہیں نکل سکتی، کہ یہ چیزیں مسجدِ بیت سے نکلنے کے لئے عذر نہیں۔ اسے چاہئے کہ اس کا انتظام مسجدِ بیت ہی میں کرے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: "إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل لا تخرج منه إلا لحاجة الإنسان" ترجمہ: جب عورت مسجدِ بیت میں اعتکاف کرلے، تو مسجد بیت کا ٹکڑا اس کے حق میں ایسے ہی ہے جیسے مرد کے لئے مسجد جماعت، عورت بلاحاجت وہاں سے نہیں نکل سکتی۔(2)

1...(فتاوی دارالافتاء اھلسنت بنام رمضان کے فتاوی، ص72)

2...(عالمگیری، ج1 ص211، دارالفکر)

سوال 51: مسجدِ بیت کے ساتھ اٹیچ باتھ ہو، تو کیا وہاں بھی گرمی کی وجہ سے غسل کرنے یا ہاتھ منہ دھونے نہیں جاسکتی؟

جواب: مسجدِ بیت کے ساتھ چونکہ فناء کا کوئی تصور نہیں ہوتا، لہٰذا جن کاموں کے لئے عورت مسجدِ بیت سے باہر نہیں جاسکتی، ان کے لئے اٹیچ باتھ میں بھی نہیں جاسکتی۔

سوال 52: کیا عورت مسجدِ بیت میں رہتے ہوئے صفائی ستھرائی کی غرض سے سر باہر نکال کر اسے دھو سکتی ہے؟، یونہی کھانے کے بعد ہاتھ منہ بھی؟

جواب: جی ہاں! عورت مسجدِ بیت میں رہتے ہوئے سر باہر نکال کر اسے دھو سکتی ہے، یونہی کھانے کے بعد ہاتھ منہ بھی، کیونکہ فقط چہرہ اور ہاتھ باہر نکالنے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ اس کی اصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک عمل سے ثابت ہے۔

حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں: ”كان يخرج رأسه من المسجد وهو معتكف فأغسله“ ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کی حالت میں اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکال دیتے، تو میں آپ کے سر کو دھو دیتی تھی۔(1)

الاصل للشیبانی میں ہے: ” لا بأس للمعتكف أن يخرج رأسه من المسجد “ترجمہ: معتکف کے لیے مسجد سے سر باہر نکالنے میں حرج نہیں۔(2)

سوال 53: اگر کبھی ایسا ہو کہ سحری یا افطاری دینے والا کوئی نہ ہو، تو کیا عورت خود سحری و افطاری لانے کے لئے کچن میں جاسکتی ہے؟

1...(بخاری، ج3، ص48، حدیث:2031، دار طوق النجاۃ)

2...(الاصل للشیبانی، ج2، ص192، دار ابن حزم، بیروت)

جواب: اگر سحری و افطاری دینے والا کوئی نہ ہو، تو اس کے لئے عورت مسجدِ بیت سے نکل سکتی ہے، لیکن سحری و افطاری لے کر فوراً مسجدِ بیت میں آجائے، ورنہ اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

بحر الرائق میں ہے:"وأكله وشربه ونومه۔۔فيه) يعني يفعل المعتكف هذه الأشياء في المسجد فإن خرج لأجلها بطل اعتكافه، لأنه لا ضرورة إلى الخروج حيث جازت فيه والفتاوى الظهيرية وقيل: يخرج بعد الغروب وللأكل والشرب.اهـ.وينبغي حمله على ما إذا لم يجد من يأتي له به فحينئذ يكون من الحوائج الضرورية كالبول والغائط"ترجمہ: اور معتکف کا کھانا، پینا اور سونا اعتکاف والی جگہ ہی ہو گا، یعنی معتکف یہ چیزیں مسجد ہی میں کرے گا، اگر ان کے لئے نکلا، تو اس کا اعتکاف باطل ہو جائے گا، کیونکہ جب یہ اسی جگہ جائز ہیں، تو ان کے لئے نکلنے کی ضرورت نہیں۔ اور فتاوی ظہیریہ میں ہے: اور کہا گیا ہے کہ معتکف غروبِ آفتاب کے بعد کھانے پینے کے لئے نکل سکتا ہے اور مناسب یہ ہے کہ اسے اس صورت پر محمول کیا جائے کہ جب لانے والا کوئی موجود نہ ہو، پس اس وقت اس کے لئے نکلنا پاخانہ و پیشاب کے لئے نکلنے کی طرح ضروری حاجات میں سے ہو گا۔(1)

سوال54: کیا دورانِ اعتکاف پردہ لگا کر رکھنا ضروری ہے؟

جواب: اعتکاف کے لئے پردہ لگانا ضروری نہیں، البتہ اگر عورت عبادت میں یکسوئی حاصل کرنے وغیرہ کی غرض سے پردہ لگاتی ہے، تو اس میں حرج بھی نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی خیمہ میں اعتکاف کرنا ثابت ہے۔(2)

مفتی وقار الدین قادری علیہ رحمۃ اللہ الباری ارشاد فرماتے ہیں:"اعتکاف میں پردے

1...(البحر الرائق، ج2، ص326، دار الکتاب الاسلامی)

2...(ابنِ ماجہ، ج1، ص564، حدیث:1775، دار احیاء الکتب)

صرف اس لئے لٹکائے جاتے ہیں، کہ معتکف کو عبادت میں ریا کا خیال نہ آئے۔۔پردے میں بیٹھنا لازم نہیں، بہتر ہے۔رات میں ان چٹائیوں کو اٹھا کر جو مسجد میں بچھی ہوئی ہوتی تھیں، گھیر کر ایک حجرہ کی طرح بنا دیا جاتا تھا، اس کے اندر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبادت فرمایا کرتے تھے۔"(1)

سوال55: کیا دورانِ اعتکاف چہرہ چھپا کر رکھنا ضروری ہے؟

جواب: دورانِ اعتکاف مرد و عورت کسی کے لئے بھی چہرہ چھپا کر رکھنا ضروری نہیں۔بعض لوگ اسے ضروری سمجھتے ہیں، یہ محض غلط فہمی ہے، بلکہ دورانِ نماز تو چہرہ کھلا رکھنا ضروری ہے، اگر بلا عذرِ شرعی منہ اور ناک چھپا کر رکھا، تو نمازِ مکروہِ تحریمی ہو گی۔

در مختار مع رد المحتار میں ہے:"یکرہ۔۔۔التلثم وھو تغطیۃ الأنف والفم في الصلاۃ۔۔۔ ونقل ط عن أبي السعود أنھا تحریمیۃ"ترجمہ:تَلَثُّم مکروہ ہے اور وہ نماز میں ناک اور منہ ڈھانپنا ہے۔اور طحطاوی نے ابو سعود سے نقل کیا کہ یہ مکروہِ تحریمی ہے۔(2)

مفتی وقار الدین قادری علیہ رحمۃ اللہ الباری سے سوال ہوا: بعض لوگ کہتے ہیں کہ معتکف اپنا منہ چھپا کر رکھے؟ تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: لوگوں کا یہ کہنا درست نہیں۔(3)

سوال56: کیا اعتکاف میں زمین ہی پر سونا ضروری ہے یا چارپائی وغیرہ پر بھی سو سکتے ہیں؟

جواب: دورانِ اعتکاف نیچے سونا ضروری نہیں، بلکہ مسجدِ بیت میں رکھی چارپائی یا بیڈ پر بھی سو سکتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی دورانِ اعتکاف چارپائی پر سونا ثابت

1...(وقارالفتاوی، ج2، ص435تا436، کراچی)
2...(درمختارمع ردالمحتار، ج1، ص652، دارالفکر، بیروت)
3...(وقارالفتاوی، ج2، ص436، کراچی)

ہے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:"أنه كان إذا اعتكف طرح له فراشه أو يوضع له سريره وراء أسطوانة التوبة"ترجمہ: بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف کرتے، تو آپ کے لئے بستر بچھایا جاتا یا اسطوانہ توبہ کے پیچھے آپ کے لئے چارپائی بچھائی جاتی۔[1]

نوٹ: مرد کو دورانِ اعتکاف مسجد میں بلاضرورت چارپائی بچھانے سے بچنا چاہئے، کہ یہ لوگوں کے لئے باعثِ تشویش ہو گا، نیز نمازیوں کے لئے جگہ کی تنگی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

سوال 57: دورانِ اعتکاف خاموش رہنا کیسا؟

جواب : دورانِ اعتکاف خاموشی کو عبادت سمجھ کر اپنائے رکھنا مکروہِ تحریمی ہے، کہ یہ اہلِ کتاب کی عبادت کا طریقہ ہے اور ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے، البتہ اگر عبادت سمجھ کر نہ ہو، تو اس میں حرج نہیں۔ مراقی الفلاح میں ہے:"وكره الصمت إن اعتقده قربة۔۔لأنه منهي عنه لأنه صوم أهل الكتاب وقد نسخ وأما إذا لم يعتقده قربة فيه ولكنه حفظ لسانه عن النطق بما لا يفيد فلا بأس به"ترجمہ: اور معتکف کا خاموش رہنا مکروہ ہے، جبکہ وہ اسے عبادت سمجھتا ہو، کہ اس سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ اہلِ کتاب کا روزہ ہے اور یہ منسوخ ہو چکا ہے۔ بہر حال اگر وہ اسے عبادت نہیں سمجھتا، لیکن غیر ضروری گفتگو سے اپنی زبان کو بچاتا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔[2]

سوال 58: دورانِ اعتکاف عورت مسجدِ بیت میں بغیر وضو ٹھہر سکتی ہے؟

1...(ابنِ ماجہ، ج1، ص564، حدیث:1774، دار احیاء الکتب العربیہ)

2...(مراقی الفلاح، ص267، المکتبۃ العصریہ)

جواب: دورانِ اعتکاف اور اعتکاف کے علاوہ بھی عورت مسجدِ بیت میں بغیر وضو ٹھہر سکتی ہے۔

سوال59: کیا اعتکاف میں عورت اپنے پاس موبائل رکھ سکتی ہے؟

جواب: اعتکاف میں ضرورتاً موبائل پاس رکھنے میں حرج نہیں، لیکن فضولیات اور بے جا سوشل میڈیا کے استعمال سے بچنا ہوگا، ورنہ اعتکاف کا مقصد اور روحانیت ختم ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے۔

سوال60: کیا دوران اعتکاف عورت کی دعائے خیر یا نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: دورانِ اعتکاف دعائے خیر یا نکاح جائز ہے، اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا، جبکہ عورت اس کے لئے مسجدِ بیت سے باہر نہ آئے۔ البتہ بہتر ہے کہ ان معاملات کو مؤخر کر لیا جائے، تاکہ اعتکاف کے مقصدِ اصلی میں خلل پیدا نہ ہو۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "ویجوز للمعتکف أن یتزوج" ترجمہ: معتکف کے لئے نکاح کرنا، جائز ہے۔[1]

سوال61: چند خواتین نے ایک جگہ اعتکاف کیا ہو، تو کیا ان میں سے کوئی ایک فرض نماز یا تراویح وغیرہ میں جماعت کروا سکتی ہے، تاکہ سب باجماعت نماز ادا کر لیں؟

جواب: عورت کسی بھی نماز میں امامت نہیں کروا سکتی خواہ فرض نماز ہو یا تراویح یا صلوٰۃ التسبیح وغیرہ اور عورت چاہے صف کے بیچ میں کھڑی ہو یا آگے، بلکہ اگر آگے کھڑی ہو گی، تو اس میں کراہت دُہری ہو گی۔ لہٰذا خواتین تنہا تنہا ہی نماز ادا کریں گی۔

---

[1]... (عالمگیری ج1، ص213، دار الفکر)

نہر الفائق میں ہے:”وكره أيضا تحريما جماعة النساء، للزوم أحد المكروهين، أعني: قيام الإمام وسط الصف أو تقدمه، **لا فرق في ذلك بين الفرائض وغيرها كالتراويح**“ اور عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، دو مکروہات میں سے ایک کے لازم آنے کی وجہ سے، یعنی امام کا صف کے وسط میں کھڑا ہونا، یا صف سے مقدم ہونا، اس حکم میں فرائض اور اس کے علاوہ باقی نمازوں مثلاً تراویح وغیرہ میں کوئی فرق نہیں۔ (1)

سوال 62: اعتکاف میں بیٹھی خاتون کن کاموں میں اپنا وقت گزارے اور کن کاموں سے بچے؟

جواب: اعتکاف کرنے والی خاتون دورانِ اعتکاف تلاوت قرآن کریم، ذکر ودُرود، دینی مطالعے اور نوافل وغیرہ میں وقت گزارے، سوشل میڈیا اور موبائل وغیرہ کا بے ضرورت استعمال کرنے سے بچے، مدنی چینل دیکھنے میں حرج نہیں کہ یہ گناہوں بھرے پروگراموں سے پاک ہوتا ہے۔

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: ”معتکف نہ چُپ رہے، نہ (بلا ضرورت) کلام کرے تو کیا کرے؟ یہ کرے: قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف کی قراءت اور درود شریف کی کثرت، علم دین کا درس و تدریس، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سیر و اذکار اور اولیا و صالحین کی حکایت اور امورِ دین کی کتابت۔“ (2)

---

1 ... (نہر الفائق، ج1، ص244، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

2 ... (بہارِ شریعت، ج1، ص1027، مکتبۃ المدینہ)

سوال63: دورانِ اعتکاف عورت گھر کے کاموں میں کس طرح حصہ لے سکتی ہے؟

جواب: گھر کے کاموں میں اپنی جگہ پر رہتے ہوئے کوئی مشورہ دینا چاہے تو دے سکتی ہے اور کوئی کام کرنا ہو، تو کر سکتی ہے، مگر خود اٹھ کر مسجد بیت سے باہر نہیں نکل سکتی، اگر نکلے گی، تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔[1]

سوال64: دورانِ اعتکاف خاتون اپنی درسِ نظامی کی کلاس لے سکتی ہے؟

جواب: اعتکاف والی جگہ میں رہتے ہوئے عورت درس نظامی کی کلاسیں لے سکتی، لیکن اگر کلاس لینے یا کلاس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مسجدِ بیت سے نکلے گی، تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔[2]

سوال65: کیا عورت اعتکاف کے دوران سینے پرونے کا کام کر سکتی ہے؟

جواب: عورت مسجدِ بیت میں بیٹھے بیٹھے سینے پرونے کا کام کر سکتی ہے۔ البتہ اگر ضرورت نہ ہو، تو عورت کو اس سے گریز کرنا چاہئے، تاکہ زیادہ سے زیادہ وقت اپنے مقصدِ اصلی یعنی عبادتِ الٰہی میں گزار سکے۔

فتاوی عالمگیری میں اعتکاف کے محاسن کے بیان میں ہے: "فإن فيه تسليم المعتكف كليته إلى عبادة الله تعالى في طلب الزلفى وتبعيد النفس من شغل الدنيا التي هي مانعة عما يستوجب العبد من القربى" ترجمہ: بے شک اعتکاف میں معتکف قرب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے آپ کو بالکلیہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جانب متوجہ کر لیتا ہے اور بندے نے جس قرب کا

1...(عالمگیری ج1، ص213، دارالفکر بیروت)

2...(عالمگیری ج1، ص213، دارالفکر بیروت)

التزام کیا ہے اس سے مانع امورِ دنیا سے اپنے آپ کو دور کرلیتا ہے۔ (1)

سوال66: کیا دورانِ اعتکاف عورت کھانا کھانے کے بعد چہل قدمی کر سکتی ہے؟

جواب: عورت مسجدِ بیت میں رہتے ہوئے کھانا کھانے کے بعد چہل قدمی کر سکتی ہے، اگر اس مقصد کے لئے باہر نکلے گی، تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

سوال67: دوران اعتکاف عورت کا مسجد بیت میں کپڑے تبدیل کرنا، خوشبو اور تیل لگانا اور کنگھا کرنا کیسا؟

جواب: دورانِ اعتکاف مسجدِ بیت میں یہ تمام کام جائز ہیں۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: ”ویلبس المعتکف ویتطیب ویدھن رأسہ کذافي الخلاصۃ“ ترجمہ: معتکف کپڑے تبدیل کر سکتا ہے خوشبو اور تیل لگا سکتا ہے، ایسا ہی خلاصہ میں ہے۔ (2)

سوال68: دورانِ اعتکاف عورت کے لئے گھر کے افراد سے ملنے اور پردے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اعتکاف کی وجہ سے پردے کے احکام میں کوئی فرق نہیں آئے گا، اعتکاف کے علاوہ جن سے پردہ ہے، تو اعتکاف میں بھی ان سے پردہ ہے اور جن سے اعتکاف کے علاوہ پردہ نہیں، تو اعتکاف میں بھی ان سے پردہ نہیں، لہٰذا دورانِ اعتکاف عورت مسجدِ بیت میں رہتے ہوئے ایسے افراد سے مل سکتی ہے، البتہ بلا حاجت ملنے سے گریز ہی کرنا چاہئے، تا کہ فضول گپ شپ میں اعتکاف کے قیمتی لمحات ضائع نہ ہوں۔

1...(عالمگیری ج1، ص212، دارالفکر بیروت)

2...(عالمگیری ج1، ص213، دارالفکر بیروت)

سوال69: کیا دورانِ اعتکاف عورت سے شوہر مل سکتا ہے اور ضرورت کی بات کر سکتا ہے؟

جواب: دورانِ اعتکاف شوہر بھی اپنی بیوی سے مل سکتا ہے اور بات بھی کر سکتا ہے، البتہ اس دوران جماع اور مقدماتِ جماع (مثلاً گلے ملنا، شہوت کے ساتھ بوسہ لینا یا شہوت کے ساتھ چھونا وغیرہ) حرام ہیں۔ البحر الرائق میں ہے: "(ویحرم الوطء ودواعیه) لقولہٖ تعالی ﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ﴾ لان المباشرة تصدق علی الوطء ودواعیه فیفید تحریم کل فرد من افراد المباشرة جماع او غیره" یعنی اعتکاف کی حالت میں جماع اور مقدمات جماع حرام ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ جب تم مسجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہو تو عورتوں سے مباشرت نہ کرو، کیونکہ مباشرت جماع اور مقدمات جماع دونوں پر صادق آتی ہے لہٰذا آیت مباشرت کے ہر فرد کے حرام ہونے کا افادہ کر رہی ہے، چاہے جماع ہو یا غیر جماع۔[1]

سوال70: دورانِ اعتکاف عورت چھوٹے بچوں کو اسکول کی ٹیوشن پڑھا سکتی ہے؟

جواب: دورانِ اعتکاف عورت ضرورتاً بچوں کو مسجدِ بیت میں رہتے ہوئے ٹیوشن پڑھا سکتی ہے، مگر کوشش یہی ہونی چاہیے کہ عورت تمام مشاغلِ دنیا سے فارغ ہو کر اعتکاف میں بیٹھے، تاکہ کماحقہ اعتکاف کے فوائد حاصل ہو سکیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "ولا بأس للمعتکف أن یبیع ویشتري الطعام، وما لا بد منه"

ترجمہ: اور معتکف کے لئے غلے اور دیگر ضروری چیزوں کی خرید و فروخت کرنے میں حرج

---

1 ... (البحرالرائق، ج2، ص327، دارالکتاب الاسلامی)

نہیں۔[1]

سوال71: دورانِ اعتکاف عورت اپنے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے؟

جواب: مسجدِ بیت میں رہتے ہوئے عورت کا بچے کو دودھ پلانا، جائز ہے کہ دودھ پلانا روزہ یا اعتکاف ٹوٹنے کا سبب نہیں۔

سوال72: عورت دوران اعتکاف اپنے بچے کو ساتھ رکھ سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عورت مسجدِ بیت میں اپنے نابالغ یا بالغ بچے کو اپنے ساتھ رکھ سکتی ہے۔

سوال73: گھر والوں کے ساتھ سحری و افطاری کرنے کے لئے عورت مسجدِ بیت سے باہر نکل سکتی ہے؟

جواب: گھر کے دیگر افراد کے ساتھ سحری و افطاری کرنے کے لئے عورت مسجدِ بیت سے باہر نہیں نکل سکتی، اگر اس مقصد کے لئے باہر نکلے گی، تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”وأما الأكل والشرب والنوم فيكون في معتكفه؛لأنه يمكنه قضاء هذه الحاجة في المسجد فلا ضرورة في الخروج كذا في الهداية“ ترجمہ: بہر حال کھانا پینا اور سونا اعتکاف والی جگہ ہی میں ہو گا، کیونکہ اس حاجت کو مسجد میں پورا کرنا ممکن ہے، لہٰذا اس کے لئے باہر نکلنے کی ضرورت نہیں، ایسے ہی ہدایہ میں ہے۔[2]

سوال74: کیا گھر کے افراد اعتکاف کرنے والی خاتون کے پاس جا کر سحری و افطاری کر سکتے ہیں؟

1...(عالمگیری ج1، ص213، دار الفکر بیروت)

2...(عالمگیری ج1، ص212، دار الفکر بیروت)

جواب: گھر کے افراد کا اعتکاف والی خاتون کے پاس جا کر سحری و افطاری کرنا، جائز تو ہے، لیکن اگر عورت اس طرح گھر کے دیگر افراد کو اپنے پاس بار بار جمع کرتی رہے گی، تو اعتکاف کا مقصدِ اصلی فوت ہو جائے گا، لہٰذا اس طرح کے امور سے بچنا ہی چاہئے۔[1]

سوال 75: دورانِ اعتکاف حیض و نفاس کی صورت پیدا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دورانِ اعتکاف حیض و نفاس کی صورت پیدا ہو گئی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، لہٰذا عورت کو اعتکاف سے پہلے اپنی باری کی تاریخوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں باری کی تاریخ ہو تو سنت اعتکاف نہ کرے۔[2]

سوال 76: حالتِ اعتکاف میں احتلام ہو جائے، تو کیا اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب: احتلام سے اگرچہ غسل فرض ہو جاتا ہے، لیکن اس کی وجہ سے روزہ یا اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

حاشیہ شلبی علی تبیین الحقائق میں ہے: ”ولو احتلم لا یفسد اعتکافه“ ترجمہ: اگر احتلام ہو گیا، تو اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔[3]

سوال 77: آنکھ نہ کھلنے کی وجہ سے نماز قضا ہو گئی، تو اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز قضا ہو جانے کی وجہ سے اعتکاف تو نہیں ٹوٹے گا، لیکن عورت کو دورانِ اعتکاف نماز کے لئے اٹھنے کا خوب اہتمام کرنا چاہئے، اگر لاپرواہی کی وجہ سے معاذ اللہ نماز قضا

1..... (عالمگیری ج 1، ص 212، دار الفکر بیروت)

2..... (بدائع الصنائع، ج 2، ص 116، دار الکتب العلمیہ)

3..... (حاشیہ شلبی علی تبیین الحقائق، ج 1، ص 351، قاھرہ)

ہوئی، تو یہ سخت گناہ ہے، پھر رمضان اور وہ بھی دورانِ اعتکاف نماز قضا کر دینا اس کی حرمت میں مزید اضافے کا سبب ہے۔ البتہ اگر اپنی طرف سے تمام تدابیر بروئے کار لانے کے باوجود کسی وجہ سے آنکھ نہ کھلی اور نماز قضا ہو گئی، تو اس میں گناہ نہیں، لیکن جتنا جلدی ہو سکے اس نماز کو قضا کرنا لازم ہے۔

سوال78: دورانِ اعتکاف دن میں بھول کر کھا پی لیا تو اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اعتکاف کرنے والے / والی نے دن میں بھول کر کھا، پی لیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: "إذا أكل المُعْتَكِف نهَارًا نَاسِيًا لَا يَضُرُّهُ، لأَنَّ حُرمَةَ الأكل لأجل الصوم لا لأجل الاعتكاف كذا في النهاية" ترجمہ: معتکف نے دن میں بھول کر کھا لیا تو اس کے اعتکاف میں فرق نہ آئے گا کیونکہ کھانے کی حرمت روزے کی وجہ سے ہے نہ کہ اعتکاف کی وجہ سے، ایسا ہی نہایہ میں ہے۔[1]

سوال79: اگر سنت اعتکاف میں روزہ توڑ دیا، تو کیا اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب: سنت اعتکاف میں چونکہ روزہ شرط ہے، لہٰذا بلا عذر یا کسی عذر کی وجہ سے بھی روزہ توڑا، بہر صورت اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور بلا عذر توڑنے کی وجہ سے گناہ بھی ہو گا اور کفارے کی شرائط پائی گئیں، تو کفارہ بھی لازم ہو گا۔

فتاوی شامی میں ہے: "أن الصوم شرط أيضا في الاعتكاف المسنون۔۔حتى لو اعتكفه بلا صوم ۔۔ لا يصح عنه بل يكون نفلا فلا تحصل به إقامة سنة الكفاية" ترجمہ: بے شک سنت اعتکاف میں بھی روزہ شرط ہے، یہاں تک کہ اگر بغیر روزے کے اعتکاف کیا، تو سنت اعتکاف

---

1 ۔۔۔ (عالمگیری ج1، ص213، دار الفکر)

درست نہیں ہو گا، بلکہ نفلی اعتکاف ہو گا، لہذا اس سے سنتِ کفایہ کی ادائیگی حاصل نہیں ہو گی۔[1]

سوال80: سحری کا وقت ختم ہو جانے کے باوجود غلطی سے کھاتے پیتے رہے، تو اعتکاف کا کیا حکم ہے؟

جواب: سحری کا وقت ختم ہونے کے باوجود غلطی سے کھاتے پیتے رہے یا غلطی سے قبل از وقت افطار کر لیا، تو ان دونوں صورتوں میں شرعاً روزہ شمار نہ ہونے کی وجہ سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا، لہذا اس معاملہ میں بہت احتیاط کی حاجت ہے۔[2]

سوال81: سنت اعتکاف کرنے والی عورت کا اعتکاف کب ختم ہو گا اور وہ کب مسجدِ بیت سے باہر آسکے گی؟

جواب: تیس رمضان کو غروبِ آفتاب کے بعد یا انتیس کو چاند نظر آجانے کے بعد سنت اعتکاف پورا ہو جائے گا، اس کے بعد عورت فوراً بھی مسجدِ بیت سے نکل سکتی ہے۔

بہارِ شریعت میں ہے: ”بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت بہ نیّت اعتکاف مسجد میں ہو اور تیسویں کے غروب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے۔“[3]

اعتکاف توڑنے کی جائز صورتیں

بلاعذر جان بوجھ کر اعتکاف توڑنا، ناجائز اور گناہ ہے، البتہ یہاں چند وہ صورتیں بیان کی جا رہی ہیں کہ جن میں اعتکاف ٹوٹنے کی وجہ سے گناہ نہیں ہو گا۔

1...(درِمختار، ج2، ص442، دار الفکر، بیروت)
2...(درِمختار، ج2، ص442، دار الفکر، بیروت)
3...(بہارِ شریعت، ج1، ص1021، مکتبۃ المدینہ)

سوال82: دورانِ اعتکاف اگر عورت شدید بیمار ہو جائے، تو کیا وہ علاج کے لئے باہر جا سکتی ہے؟

جواب: اگر مسجد بیت سے نکلے بغیر علاج ممکن نہ ہو اور اعتکاف کے بعد تک مؤخر کرنے میں مرض بڑھے گا یا دیر سے ٹھیک ہو گا یا ناقابل برداشت تکلیف کا سامنا ہو گا، تو ان صورتوں میں عورت علاج کروانے کے لئے باہر نکل سکتی ہے، لیکن اس سے اعتکاف ٹوٹ جائے گا، البتہ اس صورت میں اعتکاف توڑنے کا گناہ نہ ہو گا۔[1]

سوال83: عورت سنت اعتکاف میں تھی، اچانک گھر میں کوئی ایسا حادثہ ہو گیا کہ اسے نکلنا پڑا۔ مثلاً گھر میں چھوٹا بچہ گر گیا، اسے شدید چوٹ آگئی اور اسے اٹھانے والا کوئی نہیں یا گھر میں آگ لگ گئی اور کوئی بجھانے والا نہیں، تو اس ضرورت سے نکلنے کے سبب اعتکاف ٹوٹ جائے گا؟

جواب: ایسی صورت پیش آجانے کی وجہ سے اگر عورت مسجدِ بیت سے نکلتی ہے، تو اس کا اعتکاف تو ٹوٹ جائے گا، لیکن اعتکاف ٹوٹنے کی وجہ سے گناہ نہیں ہو گا۔[2]

سوال84: عورت مسجد بیت میں سنت اعتکاف میں بیٹھی تھی کہ وہ جگہ گرنے لگی تو کیا حکم ہے؟

جواب: عورت مسجد بیت میں سنت اعتکاف میں بیٹھی تھی کہ وہ جگہ گرنے لگی تو وہ اس وقت گھر کے دوسرے حصے کے لیے مسجد بیت کی نیت کر کے وہاں اپنا بقیہ اعتکاف کر لے تو

1...(فتاوی شامی، ج2، ص447، دارالفکر، بیروت)

2...(فتاوی شامی، ج2، ص447تا448، دارالفکر، بیروت)

اعتکاف درست ہو جائے گا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو، تو اعتکاف توڑنا، جائز ہے۔(1)

نفلی اعتکاف کے مسائل

سوال 85: عورت کے لئے مسجدِ بیت میں نفل اعتکاف کے کیا احکام ہیں؟

جواب: عورت کے لیے مسجدِ بیت میں نفل اعتکاف کے وہی احکام ہیں جو مردوں کے لیے مسجد میں نفل اعتکاف کے ہیں، لہذا عورت اگر مسجدِ بیت میں نفل اعتکاف کی نیت سے بیٹھتی ہے، تو جب تک وہاں ہو گی ان شاء اللہ الکریم نفل اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔(2)

سوال 86: کیا مسجدِ بیت میں رمضان المبارک کے علاوہ بھی نفل اعتکاف کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جس طرح مرد رمضان المبارک کے علاوہ بھی مسجد میں نفل اعتکاف کر سکتا ہے، یونہی عورت بھی رمضان المبارک کے علاوہ اپنی مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کر سکتی ہے۔

سوال 87: کیا عورت پورے ماہِ رمضان المبارک کا اعتکاف کر سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! جس طرح مرد مسجد میں پورے ماہ کا اعتکاف کر سکتا ہے، یونہی عورت بھی مسجدِ بیت میں پورے ماہِ رمضان المبارک کا اعتکاف کر سکتی ہے، بلکہ ممکنہ صورت میں کرنا بھی چاہئے، اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی پورے ماہ کا اعتکاف فرمایا۔(3) البتہ اگر منت کی صورت نہ ہو، تو پہلے دو عشروں کا اعتکاف نفل ہو گا، اس میں نفلی اعتکاف کے احکام

1...(بہارِ شریعت، ج1، ص1025، مکتبۃ المدینہ)

2...(بدائع الصنائع، ج2، ص113، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

3...(مشکوٰۃ، ج1، ص644، حدیث:2086، المکتب الاسلامی، بیروت)

لاگو ہوں گے اور آخری عشرے میں سنت اعتکاف کی نیت کر لینے کے بعد سنت اعتکاف کے احکام لاگو ہوں گے۔

سوال88: رمضان المبارک کی ستائیسویں شب سے لے کر آخرِ رمضان تک جو اعتکاف کیا جاتا ہے، اس کا کیا حکم ہے اور اس میں باہر آسکتے ہیں؟

جواب: اگر منت نہ مانی ہو، تو یہ اعتکاف بھی نفل ہی ہوتا ہے، اس میں معتکف بلا حاجت بھی باہر نکل سکتا ہے، جیسے ہی باہر نکلے گا، تو اعتکاف ختم ہو جائے گا اور دوبارہ جا کر نیت کرے گا، تو شروع ہو جائے گا۔ چنانچہ طحطاوی علی المراق میں ہے: ”وللمراۃ الاعتکاف فی مسجد بیتھا ولا تخرج منہ اذا اعتکفت فلو خرجت لغیر عذر یفسد واجبہ وینتھی نفلہ“ عورت کے لئے اپنی مسجدِ بیت میں اعتکاف ہے۔ جب وہ اعتکاف کر لے تو اس سے نہیں نکلے گی اگر بلا عذر نکلی تو اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور نفلی اعتکاف ختم ہو جائے گا۔[1]

اعتکاف کی قضا کے مسائل

سوال89: اگر سنت اعتکاف ٹوٹ گیا، تو کیا بقیہ ایام مسجدِ بیت ہی میں گزارنا ضروری ہے؟

جواب: اعتکاف ٹوٹ جانے کے بعد بقیہ ایام اسی جگہ گزارنا ضروری نہیں، بلکہ جب اعتکاف ٹوٹ گیا ہے، تو جائے اعتکاف سے باہر نکل سکتے ہیں، البتہ بقیہ ایام میں اعتکاف کی قضا، یا نفل اعتکاف کر سکتے ہیں۔

1...(طحطاوی علی المراقی، ص699، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سوال90: سنت اعتکاف ٹوٹ گیا، تو اس کی توبہ کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: اگر اعتکاف کسی مجبوری کے تحت توڑا تھا یا بھولے سے ٹوٹا تو گناہ نہیں اور اگر جان بوجھ کر بغیر کسی صحیح مجبوری کے توڑا تو یہ گناہ ہے، لہٰذا اس سے توبہ بھی کرنی ہوگی اور توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ اعتکاف توڑنے پر نادم و پریشان ہو کر بارگاہِ خداوندی عزوجل میں مثلاً: یوں کہے: یااللہ عزوجل! میں نے جو اعتکاف توڑا، اس کی توبہ کرتا / کرتی ہوں اور آئندہ ایسا نہیں کروں گا / گی اور جتنا جلدی ہو سکے، اس کی قضا بھی کرلے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: "سچی توبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ نفیس شے بنائی ہے کہ ہر گناہ کے ازالے کو کافی ووافی ہے، کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک وکفر۔ سچی توبہ کے یہ معنیٰ ہیں کہ گناہ پر اس لیے کہ وہ اس کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی، نادِم وپریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پُورا عزم کرے، جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجا لائے۔"[1]

سوال91: سنت اعتکاف کی قضا کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف کسی وجہ سے ٹوٹ گیا تو دس دن کی قضا ضروری نہیں، صرف اُس ایک دن کی قضا واجب ہے، جس دن اعتکاف ٹوٹا ہے۔ اگر ماہِ رمضان کے دن باقی ہیں تو ان میں بھی قضا ہو سکتی ہے اور ماہِ رمضان گزر گیا تو (عید الفطر اور دس تا تیرہ

---

[1]... (فتاوی رضویہ، ج21، ص121، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ذوالحجۃ الحرام کے علاوہ) کسی بھی دن قضا کر سکتے ہیں۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ قضا کرنے والا/ والی کسی بھی دن غروبِ آفتاب سے لے کر اگلے دن غروبِ آفتاب تک مسجد/ مسجدِ بیت میں قضا کی نیت سے معتکف رہے، اگلے دن کا جیسے ہی سورج غروب ہو گا، تو قضا مکمل ہو جائے گی۔ یاد رہے کہ اعتکاف کی قضا کے لئے روزہ بھی شرط ہے۔[1]

سوال 92: سنت اعتکاف کی قضا اگر عید کے بعد کرنی ہو، تو اس میں روزہ کس نیت سے رکھنا ہو گا؟

جواب: سنت اعتکاف کی قضا رمضان کے بقیہ ایام میں کرنی ہو، تو اس کے لئے رمضان کا روزہ کافی ہے، البتہ اگر عید کے بعد اس کی قضا کرنی ہو، تو اس قضا میں جو روزہ رکھا جائے گا، اس کے لیے خاص قضائے اعتکاف کے روزے کی نیت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ سحری کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے رات ہی میں نیت کی جائے۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف اگرچہ سنت ہے لیکن اس کو شروع کرنے سے یہ لازم وواجب ہو جاتا ہے جیسے نفل نماز شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ اگر اس کو توڑ دے تو اس نفل نماز کی قضا کرنا واجب ہوتا ہے، اسی طرح رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف شروع کر کے توڑ دے تو اس کی قضا واجب ہوتی ہے۔ اور واجب اعتکاف، واجب روزے سے ہی ادا ہو سکتا ہے ، نفل روزے سے ادا نہیں ہو سکتا۔ اور واجب روزے میں خاص اس واجب روزے کی نیت کرنا ضروری ہوتا ہے لہٰذا اس میں بھی قضائے اعتکاف کے روزے کی نیت کرنا ضروری ہو گا۔ اور یہ واجب غیر معین ہے یعنی اس کے لیے کوئی دن مخصوص نہیں ہے اور جس واجب

---

[1]... (بہارِ شریعت، ج1، ص1028، مکتبۃ المدینہ)

روزے کا کوئی دن مخصوص نہ ہو تو اس میں رات کو نیت کرنا ضروری ہوتا ہے لہذا اس روزے میں بھی رات کو ہی نیت کرنا ضروری ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:"الاعتكاف الواجب لا يصح إلا بالصوم الواجب" ترجمہ: واجب اعتکاف درست نہیں ہوتا، مگر واجب روزے کے ساتھ۔[1]

بہار شریعت میں ہے:" ادائے رمضان اور نذر معیّن اور نفل کے علاوہ باقی روزے، مثلاً قضائے رمضان اور نذر غیر معیّن اور نفل کی قضا (یعنی نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا اس کی قضا) اور نذر معیّن کی قضا اور کفّارہ کا روزہ اور حرم میں شکار کرنے کی وجہ سے جو روزہ واجب ہوا وہ اور حج میں وقت سے پہلے سر منڈانے کا روزہ اور تمتع کا روزہ، ان سب میں عین صبح چمکتے وقت یا رات میں نیّت کرنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جو روزہ رکھنا ہے، خاص اس معیّن کی نیّت کرے اور اُن روزوں کی نیّت اگر دن میں کی تو نفل ہوئے پھر بھی ان کا پورا کرنا ضرور ہے توڑے گا تو قضا واجب ہو گی۔ اگرچہ یہ اس کے علم میں ہو کہ جو روزہ رکھنا چاہتا ہے یہ وہ نہیں ہو گا بلکہ نفل ہو گا۔"[2]

سوال 93: اگر کسی عذر کی وجہ سے رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف ٹوٹا ہو، تو کیا پھر بھی قضا لازم ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر بندے کی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں تھی، بلکہ کسی شرعی عذر کی وجہ سے اعتکاف ٹوٹا، تب بھی قضا لازم ہو گی، جیسے شدید بیماری تھی کہ اعتکاف کی جگہ پر رہتے

1...(عالمگیری، ج1، ص211، دارالفکر، بیروت)

2...(بہار شریعت، ج1، ص971، مکتبۃ المدینہ)

ہوئے علاج ممکن نہیں تھا اور علاج کی غرض سے باہر چلے گئے یا عورت کو حیض آگیا، تو اس طرح کی تمام صورتوں میں اگرچہ گناہ نہیں، لیکن قضا پھر بھی لازم ہے۔

فتاوی شامی میں ہے:”ولا فرق بين فساده بصنعه بلا عذر كالجماع۔۔۔أو لعذر كخروجه لمرض أو بغير صنعه أصلا كحيض وجنون وإغماء طويل“ ترجمہ: اور اعتکاف کی قضا لازم ہونے میں یہ فرق نہیں ہے کہ اعتکاف بلا عذر اس کے فعل سے فاسد ہوا ہو جیسا کہ جماع کے سبب یا کسی عذر کی بنا پر اس کے فعل سے جیسا کہ بیماری کی وجہ سے مسجد سے نکلنا یا اصلاً اس کے فعل کے بغیر ہی فاسد ہوا ہو جیسا کہ حیض، جنون اور طویل بے ہوشی کی وجہ سے (بہر صورت قضا لازم ہے)۔[(1)]

سوال94: رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف ٹوٹنے پر قضا کے ساتھ کیا کوئی فدیہ بھی لازم ہے؟

جواب: اعتکاف کی قضا کے ساتھ شرعاً کوئی فدیہ لازم نہیں، البتہ اگر قضا کرنے کی مہلت ملنے کے باوجود قضا نہ کی اور موت کا وقت آپہنچا تو حکم یہ ہے کہ وارِثوں کو وصیت کر جائے کہ وہ اِس اِعتکاف کے بدلے فدیہ ادا کر دیں، اگر وصیت نہ کی اور ورثا اپنے طور پر فدیہ ادا کر دیں، تو یہ بھی جائز ہے اور اس سے ان شاء اللہ عزوجل میت کو فائدہ ہو گا۔ فدیہ ادا کرنا کوئی مشکل کام نہیں، اعتکاف کے فدیے کی نیت سے کسی مستحق زکوٰۃ کو صدقہ فطر کی مقدار (یعنی 2 کلو میں 80 گرام کم) گیہوں یا اس کی رقم ادا کر دینے سے فدیہ ادا ہو جائے گا۔

درِ مختار میں ہے:”والحاصل أن ما كان عبادة بدنية فإن الوصي يطعم عنه بعد موته

1...(فتاوی شامی، ج2، ص447، دار الفکر، بیروت)

Go To Index

عن كل واجب كالفطرة والمالية كالزكاة، يخرج عنه القدر الواجب" ترجمہ: اور حاصلِ کلام یہ ہے کہ بے شک جو بدنی عبادت ہے، وصی وصیت کرنے والے کی وفات کے بعد ہر واجب، جیسے فطرہ کے بدلے مساکین کو کھانا کھلائے گا اور جو مالی عبادت ہے، جیسے زکوۃ، تو وصی میت کی جانب سے بقدرِ واجب ادائیگی کرے گا۔[1]

سوال95: کیا نفل اعتکاف کی قضا بھی ضروری ہوتی ہے؟

جواب: نفلی اعتکاف کی قضا ضروری نہیں۔ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: "(فلو شرع في نفله ثم قطعه لا يلزمه قضاؤه)۔۔على الظاهر) من المذهب وما في بعض المعتبرات أنه يلزم بالشروع مفرع على الضعيف" ترجمہ: پس اگر نفلی اعتکاف شروع کیا، پھر اسے توڑ دیا، تو ظاہرِ مذہب کے مطابق اس کی قضا لازم نہیں اور جو بعض معتبر کتب میں ہے کہ نفلی اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے، تو وہ ضعیف قول پر مبنی ہے۔[2]

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "اعتکافِ نفل اگر چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں کہ وہیں تک ختم ہو گیا۔"[3]

متفرق اَحکام

سوال96: کیا اعتکاف سے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں؟

جواب: حدیثِ پاک میں اعتکاف کرنے والے کو اس کے گناہ معاف ہونے کی بشارت

1...(دِرمختار، ج2، ص427، مطبوعہ، دارالفکر، بیروت) (فیضانِ رمضان مرمّم، ص273تا274، مکتبۃ المدینہ)

2...(تنویرالابصار مع درمختار، ج2، ص444، دارالفکر، بیروت)

3...(بہارِ شریعت، ج1، ص1028، مکتبۃ المدینہ)

www.dawateislami.net

دی گئی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ وہاں گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں، کبیرہ نہیں۔

جامع صغیر مع التیسیر میں ہے: "(من اعتکف إیمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه) أي من الصغائر" ترجمہ: (جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے) اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔ (1)

سوال 97: کیا اعتکاف کا ثواب اپنے مرحومین کو ایصال کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! دیگر نیک اعمال کی طرح اعتکاف کا ثواب بھی مرحومین بلکہ تمام امتِ مسلمہ کو ایصال کر سکتے ہیں، اس سے اعتکاف کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہو گی، بلکہ رحمتِ خداوندی سے امید ہے کہ جتنوں کو ایصال کرے گا، ان سب کو بھی پورا پورا ثواب ملے گا اور ان سب کے مجموعے کے برابر اس کو بھی ملے گا۔

بہار شریعت میں ہے: "نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مُردوں کو پہنچا سکتا ہے، اُن سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی، بلکہ اُس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے، یہ نہیں کہ اُسی ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے، بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لیے اُن سب کے مجموعے کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا۔ جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا۔ اس نے دس مُردوں کو پہنچایا، تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے اور اس کو ایک سو دس اور ہزار کو پہنچایا تو اسے دس ہزار دس وعلیٰ ہذا القیاس۔" (2)

---

1 ... (جامع صغیر مع التیسیر، 401/2، مکتبۃ الامام الشافعی)

2 ... (بہار شریعت، ج1، ص850، مکتبۃ المدینہ)

سوال 98: کیا اعتکاف میں نیابت ہو سکتی ہے؟

جواب: اعتکاف میں نیابت یعنی کسی کو اپنے اعتکاف کا نائب بنانا درست نہیں۔

فتاوی شامی میں ہے: ”(ولا تجوز في البدنية) المحضة كالصلاة والصوم والاعتكاف

“ترجمہ: محض بدنی عبادات جیسے نماز، روزہ اور اعتکاف، ان میں نیابت جائز نہیں۔[1]

سوال 99: اعتکاف کے اختتام پر عورت کو پھولوں کے ہار ڈال سکتے ہیں؟

جواب: خلافِ شرع امور سے بچتے ہوئے اعتکاف کے اختتام پر عورت کو پھولوں کے ہار ڈال سکتے ہیں، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

مخصوص نوافل کے فضائل اور احکام

فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت یقیناً رب تعالی کے قرب کا ذریعہ ہے۔[2] یہاں تک کہ کل بروز قیامت فرائض کی کمی بھی نوافل سے پوری کی جائے گی۔[3] لہٰذا معتکف کو چاہئے کہ وہ اپنے وقت کو غنیمت جانتے ہوئے فرائض کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات بھی بجا لائے۔ اس مناسبت سے یہاں مخصوص نوافل کے فضائل اور کچھ احکام بیان کیے جا رہے ہیں، تاکہ معتکف انہیں اپنے معمولات میں شامل کر کے ثواب کا ذخیرہ اکٹھا کر سکے۔

تَحِیَّةُ الْوُضُو:

1...(فتاوی شامی، ج1، ص306، دار الفکر، بیروت)

2...(بخاری، ج8، ص105، حدیث:6502، دار طوق النجاۃ)

3...(جامع ترمذی، ج1، ص535، حدیث:413، دار الغرب، بیروت)

وُضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔[1] نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص وُضو کرے اور اچّھا وُضو کرے اور ظاہِر و باطن کے ساتھ مُتَوَجِّہ ہو کر دو رَکعت پڑھے، اس کے لیے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔[2] غسل کے بعد بھی دو رَکعت نَماز مُستَحَب ہے۔ وُضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تَحِیۃُ الوضُو کے ہو جائیں گے۔[3] مکروہ وَقت میں تحیۃ الوضُو اور غسل کے بعد والی دو رَکعتیں نہیں پڑھ سکتے۔

صَلوۃُ اللَّیل:

رات میں بعد نمازِ عشاء جو نوافِل پڑھے جائیں ان کو صلاۃُ اللَّیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے **افضل** ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں ہے: سیِّدُ المُبَلِّغین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: فرضوں کے بعد افضل نَماز رات کی نماز ہے۔[4]

صَلوۃُ التَّھَجُّد:

صلوۃُاللَّیل کی ایک قسم تہجّد ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافِل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔ کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور

1...(دُرِمختار،2،ص22،دارالفکر،بیروت)

2...(مسلم،ج1،ص201،حدیث:234،داراحیاء التراث،بیروت)

3...(ردالمحتار،ج2،ص22،دارالفکر،بیروت)

4...(مسلم،ج2،ص821،حدیث:1163،داراحیاء التراث،بیروت)

حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آٹھ تک ثابت۔[1] اس میں قراءت کا اِختیار ہے کہ جو چاہیں پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ جتنا قرآن یاد ہے وہ تمام پڑھ لیجئے ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورَۃُ الْاِخلاص پڑھ لیجئے کہ اِس طرح ہر رکعت میں قرآنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے گا، ایسا کرنا بہتر ہے، بہر حال سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سی بھی سورت پڑھ سکتے ہیں۔[2]

نمازِ اِشراق:

مصطفٰے جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نمازِ فجر سے فارغ ہونے کے بعد اپنے مُصلّے پر (یعنی جہاں نماز پڑھی وہیں) بیٹھا رہا حتی کہ اِشراق کے نفل پڑھ لے صرف خیر ہی بولے تو اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔[3]

نماز اِشراق کا وَقت: سورج طُلوع ہونے کے تقریباً بیس منٹ بعد سے لے کر ضحوۂ کُبریٰ (جسے عرفِ عام میں زوال کا وقت کہا جاتا ہے) تک نمازِ اِشراق کا وقت رہتا ہے۔

نمازِ چاشت:

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1...(بہارِ شریعت، ج1، ص677تا678، مکتبۃ المدینہ)

2...(فتاوٰی رضویہ ملخصاً، ج7، ص447، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

3...(ابوداؤد، ج2، ص27، حدیث:1287، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو **چاشت** کی دو رَکعتیں پابندی سے ادا کرتا رہے ، اس کے گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔[1]

نماز چاشت کا وَقت: اس کا وقت بھی سورج طلوع ہونے کے بیس منٹ بعد سے لے کر ضحوی کبریٰ (جسے عرف عام میں زوال کا وقت کہا جاتا ہے) تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔[2] نمازِ اِشراق کے فوراً بعد بھی چاہیں تو نمازِ چاشت پڑھ سکتے ہیں۔

صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْن:

شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مغرب کے بعد **چھ رکعتیں** اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی **عبادت** کے برابر ہوں گی۔[3]

نمازِ اوّابین کا طریقہ: مغرب کی تین رکعت فرض پڑھنے کے بعد چھ رکعت ایک ہی نیّت سے پڑھئے، ہر دو رکعت پر قعدہ کیجئے اور اس میں التحیات، درودِ ابراہیم اور دعا پڑھئے، پہلی، تیسری اور پانچویں رکعت کی ابتداء میں ثنا، تعوذ و تسمیہ (یعنی اعوذ اور بسم اللہ) بھی پڑھئے۔ چھٹی رکعت کے قعدے کے بعد سلام پھیر دیجئے۔ پہلی دو رکعتیں سُنَّتِ مُؤَکَّدہ ہوئیں اور باقی چار نوافِل۔ یہ ہے اوّابین (یعنی توبہ کرنے والوں) کی نماز۔[4] چاہیں تو دو دو رکعت کر کے بھی پڑھ

1...(ابن ماجہ، ج1، ص440، حدیث:1382، دار احیاء الکتب)

2...(بہارِ شریعت، ج1، ص676، مکتبۃ المدینہ)

3...(ابن ماجہ، ج1، ص369، حدیث:1167، دار احیاء الکتب)

4...(الوظیفۃ الکریمۃ ملخصاً، ص26تا27، مکتبۃ المدینہ)

سکتے ہیں اور یہ افضل طریقہ ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: بعد مغرب چھ رَکعتیں مُستحب ہیں، ان کو صلوٰۃُ الاوّابین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رَکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ (1)

صَلوٰۃُ التَّسْبِیح:

اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے، رسولِ بے مثال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عباس رَضِیَ اللہُ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا! اگر ہو سکے تو **صَلوٰۃُ التَّسبِیح** ہر روز ایک بار پڑھئے اور اگر روزانہ نہ ہوسکے تو ہر جُمعہ کو ایک بار پڑھ لیجئے اور یہ بھی نہ ہوسکے تو ہر مہینے میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہوسکے، تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہوسکے، تو عمر میں ایک بار۔ (2)

نمازِ تسبیح پڑھنے کا طریقہ: اِس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد **ثنا** پڑھے پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: "سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ" پھر "اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط" اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر **رکوع سے پہلے دس بار** یہی تسبیح پڑھے، پھر رکوع کرے اور **رکوع میں** "سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" تین مرتبہ پڑھ کر پھر **دس مرتبہ** یہی تسبیح پڑھے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" اور "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" پڑھ کر پھر **کھڑے کھڑے دس مرتبہ** یہی تسبیح

1...(بہارِ شریعت، ج1، ص666تا667، مکتبۃ المدینہ)

2...(ابوداؤد، ج2، ص29، حدیث:1297، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

پڑھے، پھر **سجدہ** میں جائے اور تین مرتبہ ”سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی“ پڑھ کر پھر **دس مرتبہ** یہی تسبیح پڑھے، پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور **دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ** یہی تسبیح پڑھے، پھر **دوسرے سجدہ** میں جائے اور ”سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی“ تین مرتبہ پڑھے، پھر اس کے بعد یہی تسبیح **دس مرتبہ** پڑھے اسی طرح **چار رکعت** پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۂ فاتحہ سے **پہلے پندرہ مرتبہ اور باقی سب جگہ یہ تسبیح دس دس بار پڑھے،** یوں ہر رکعت میں 75 مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی **تین سو** مرتبہ ہو گی۔[1] تسبیح انگلیوں پر نہ گنے، بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔[2]

صَلوٰۃُ الْحَاجَات:

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی امرِ اَہم پیش آتا تو نماز پڑھتے۔[3] **اِس** کے لیے دو یا چار رَکعت پڑھے۔ حدیثِ پاک میں ہے: پہلی رَکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃُ الکُرسی پڑھے اور باقی تین رَکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ﴿قُلْ ھُوَ اللہُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قَدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ **مشائخِ کرام** رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: ”کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔[4]

1...(بہارشریعت،ج1،ص683،مکتبۃ المدینہ)

2...(بہارشریعت،ج1،ص684،مکتبۃ المدینہ)

3...(ابوداؤد،ج2،ص35،حدیث:1319،المکتبۃ العصریہ،بیروت)

4...(بہارشریعت،ج1،ص685،مکتبۃ المدینہ)

صَلٰوۃُ التَّوْبَة:

نبی آخر الزمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وُضو کر کے نماز پڑھے پھر اِستغفار کرے، **اللہ** تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے؟ اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔[1]

خالقِ کائنات عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں شرعی احکام پر عمل کرتے ہوئے اعتکاف کرنے اور خوب عبادات کرکے اسے زینت بخشنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد فرحان افضل عطاری مدنی

18 شعبان المعظم 1446ھ/17 فروری 2025ء

1...(جامع ترمذی، ج1، ص524، حدیث: 406، دار الغرب، بیروت)

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلام الٰہی عزوجل	مکتبۃ المدینہ
2	احکام القرآن للجصاص	احمد بن علی ابو بکر الجصاص الحنفی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث، بیروت
3	مفرداتِ امام راغب	ابو القاسم الحسین المعروف بالراغب الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ	دار القلم، بیروت
4	تفسیر درِ منثور	عبد الرحمٰن بن ابو بکر جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر، بیروت
5	تفسیر صراط الجنان	مفتی محمد قاسم عطاری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ
6	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	دار طوق النجاۃ، بیروت
7	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث، بیروت
8	جامع ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	دار الغرب، بیروت
9	سنن ابی داؤد	امام ابو داود سجستانی رحمۃ اللہ علیہ	المکتبۃ العصریہ، بیروت
10	سنن ابنِ ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد القزوینی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء الکتب
11	مسندِ احمد بن حنبل	ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	مؤسسۃ الرسالہ
12	شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ الرشد
13	مشکاۃ المصابیح	ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ التبریزی رحمۃ اللہ علیہ	المکتب الاسلامی، بیروت
14	حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتاب العربی، بیروت
15	جامع الصغیر	عبد الرحمٰن بن ابو بکر جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ الامام الشافعی

16	عمدۃ القاری	بدر الدین محمود بن احمد العینی رحمۃ اللہ علیہ	دار احیاء التراث، بیروت
17	شرح ابی داؤد للعینی	بدر الدین محمود بن احمد العینی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ الرشد
18	مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد القاری رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر، بیروت
19	التیسیر شرح جامع الصغیر	عبد الرؤوف زین الدین محمد المناوی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ الامام الشافعی
20	نزھۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ	فرید بک اسٹال
21	مراۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ	نعیمی کتب خانہ گجرات
22	الاصل للشیبانی	ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ	دار ابنِ حزم، بیروت
23	بدائع الصنائع	علاء الدین ابو بکر الکاسانی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ
24	المحیط البرھانی	برھان الدین محمود بن احمد رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
25	العنایہ شرح الھدایہ	اکمل الدین محمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر
26	حاشیۃ الشلبی	شہاب الدین احمد بن محمد الشلبی رحمۃ اللہ علیہ	القاھرہ
27	البحر الرائق	ابن نجیم زین الدین بن ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتاب الاسلامی
28	النھر الفائق	سراج الدین عمر بن ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ
29	مراقی الفلاح	حسن بن عمار الشرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ	المکتبۃ العصریہ
30	حاشیۃ الطحطاوی	احمد بن محمد الطحطاوی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
31	الجوھرۃ النیرۃ	ابو بکر بن علی بن محمد الیمنی رحمۃ اللہ علیہ	المطبعۃ الخیریہ
32	التجرید للقدوری	ابو الحسین احمد بن محمد القدوری رحمۃ اللہ علیہ	القاھرہ
33	البحر العمیق	امام ابو البقاء محمد بن احمد المکی رحمۃ اللہ علیہ	بیروت
34	الدر المختار	علاء الدین محمد بن علی الحصکفی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر، بیروت

35	رد المحتار	ابن عابدین محمد امین الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر، بیروت
36	جد الممتار	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ
37	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ
38	فتاوی عالمگیری	مولانا شیخ نظام وجماعۃ من علماء الہند رحمہم اللہ	دار الفکر
39	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	رضا فاؤنڈیشن، لاھور
40	وقار الفتاوی	مفتی وقار الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ	کراچی
41	فتاوی اہلسنت (احکامِ روزہ و اعتکاف)	دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ
42	رمضان کے فتاوی	دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)	مجلسِ افتاء
43	الوظیفۃ الکریمہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ المدینہ
44	فیضان رمضان	مولانا الیاس عطار قادری مد ظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”حدیث پاک“

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
شبِ قدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں یعنی اِکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں، انتیسویں یا رمضان کی آخری شب میں ہے۔ تو جو کوئی اِیمان کے ساتھ بہ نیتِ ثواب اس مبارک رات میں عبادت کرے، اس کے تمام گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

(مسندِ احمد، ج 37، ص 386، الحدیث: 22713، موسسۃ الرسالہ)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net